نمبر ۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۰۸ء مطابق ذوالحجہ ۱۳۲۵ھ | جلد ۱۲

قرآن مجید کی اشاعت

اے بخیر بخدمت قرآن کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

میں سال گذشتہ کے آخری نمبروں میں قرآن مجید کی اشاعت کے سوال کو تفصیل سے لکھ چکا ہوں۔ آج میں اس مژدہ راحت افزا کے سنانے کی توفیق پاتا ہوں کہ ایک حمائل شریف اور ایک قرآن مجید کے چھاپنے کا سامان اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پیدا کر دیا ہے۔ منشی عبدالرشید صاحب مالک احمدی پریس میرٹھ نے اس سے پہلے ایک قرآن مجید چھاپا چاہا تھا اور حضرت حکیم الامت کا ترجمہ چھاپنے کا انہیں از بس شوق تھا بلکہ میں سچ کہتا ہوں کہ اس شوق میں انہوں نے بہت کچھ نقصان بھی اٹھایا۔ وہ صرف ایک سیپارہ بطور نمونہ چھاپ بھی چکے ہیں لیکن مطبع تو آخر کام کو چاہتا ہے اور انہوں نے صرف مولوی صاحب کے ترجمہ کیلئے تو مطبع کو جاری کیا تھا۔ اور حضرت مولوی صاحب ترجمہ کے متعلق بہت محتاط اور خشیۃ باللہ ہیں وہ جلد تر یا یکدم سارا ترجمہ دے نہ سکتے تھے اور منشی صاحب کو ایک ایک پارہ لیکر عرصہ تک منتظر رہنا نقصان دہ معلوم ہوتا تھا۔ اس لئے انہوں نے یہ پسند کیا کہ یہاں قادیان ہی میں قرآن مجید چھپ جاوے چنانچہ انہوں نے جو حمائل شریف لکھوانی شروع کی ہوئی تھی اور ۱۷ پارہ لکھے جا چکے تھے وہ کل کاپیاں مجھے عنایت کر دی ہیں تاکہ میں اسکو چھپاؤں۔ ان سترہ پاروں کا متن لکھا جا چکا ہے نوٹ اور ترجمہ باقی ہے۔ جو انشاء اللہ جلد تر لکھنا شروع ہو جائیگا۔ اور باقی حمائل منشی صاحب ممدوح جلد لکھوا کر بھیجنے کا وعدہ فرماتے ہیں اسطرح پر اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو اسی سال مبارک میں انوار احمدیہ مشین پریس کی چھپی ہوئی حمائل شریف اور قرآن مجید دونوں شائع ہو جائیں گے انشاء اللہ العزیز۔

خط کے متعلق مجھے کچھ کہنے کی حاجت نہیں وہ ایک اعلیٰ درجہ کے خوشقلم کاتب نے لکھی ہے جسکو دیکھکر ناظرین از بس محظوظ ہوں گے ترجمہ کے لئے انشاء اللہ العزیز یقین ہے کہ حضرت حکیم الامۃ ہی کا ہوگا اور ان کے ہی نوٹ ہونگے۔ اگر حاشیہ نے اجازت دی تو ریفرنس بھی دیا جائیگا ورنہ اسے دوسرے اڈیشن کے لئے ملتوی کر دینا پڑیگا۔ البتہ اس کے اول میں جو فہرست مضامین لگوائی جاوے گی وہ نہایت محنت اور سعی سے طیار ہوگی۔ مجھکو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ ہے اور یقیناً وہ ایسے سامان بہم پہونچا دیگا کہ بہت جلد میں اس سعادت پر فخر کر سکونگا کہ ایک حمائل شریف چھاپنے کی مجھے توفیق ملی۔

کتابت کے کام کا جو اہم کام ہے یوں سہل ہو جانا اور چھپائی کی مشکلات کا مشین کے ذریعہ آسان بنجانا بتاتا ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام پاک کا ترجمہ قادیان سے نکلے جس پر ایک عالم کی آنکھیں لگ رہی ہیں۔ یہ کام اب روپیہ کا ہے کیونکہ کل قرآن مجید اور حمائل شریف کیلئے ایک ہی قسم کا کاغذ یکدم لے لینا ضروری ہے اور اردو ترجمہ اور نوٹوں کیلئے ایک خوشخط کاتب بکار ہے اور ایسا ہی دو بہتر مطلوب ہونگے جنپر یہ حمائل لگی رہے ان مقاصد کے لئے سات ہزار روپیہ مطلوب ہے الحکم کے کل ناظرین اگر دو دو حمائلوں کا ہدیہ سر دست بھیج دینے کی ہمت کریں تو آٹھ ہزار سے زائد جمع ہو سکتا ہے۔ اور یہ تمام کام باحسن وجوہ پورے ہو سکتے ہیں حمائل کا ہدیہ للعہ فی جلد ہوگا۔ ان لوگوں کے لئے جو پیشگی دیدیں ورنہ بعد میں صہ/ فی ایک جلد ہدیہ ہوگی اور قرآن مجید جسپر نوٹ یادداشتیں لکھنے کے لئے بڑا حاشیہ سفید چھوڑا جاویگا سات روپیہ فی جلد ہدیہ ہوگا۔ اب سرپرستان الحکم اور احمدی برادران کی ہمت اور شوق کا اندازہ کرنا ہے کہ وہ اس کام میں مجھے کہانتک مدد دینے پر آمادہ ہیں مجھے یقین ہے کہ قرآن کریم کی محبت اور حضرت حکیم الامۃ کے ترجمہ کی عالمگیر کشش قلوب کو ہلا دیگی اور بہت جلد درخواستیں آنے لگیں گی جب دو ہزار روپیہ کی درخواستیں آجائینگی تو کام شروع کر دیا جائیگا۔ میری طرف سے اسمیں کوئی توقف اور حرج نہیں اب اگر کوئی حرج ہو اور توقف ہوگا تو اس کے لئے ناظرین الحکم ذمہ وار ہونگے مبارک ہوگا وہ شخص جو اس کام میں سب سے بڑھکر مدد دیگا اور اس مبارک تحریک میں سب سے اول قدم رکھیگا۔ کیونکہ وہ الدال علی الخیر کفاعلہ کا مصداق ہوگا اے اللہ تو خود دلوں میں القا کر اور توفیق بخش کہ تیرے کلام پاک کی اشاعت کے لئے ہمیں موقع ملے اور اس کے سامان بہم پہونچ جاویں میں نے تو صرف دو دو درخواستوں کیلئے اشارہ کیا ہے لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ ہمارے بعض مخلص مہربان دس دس جلدوں تک کے لینے والے بھی نکل آئیں گے۔ بہرحال یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے فضل پر موقوف ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سالانہ جلسہ پر حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر بے نظیر

مورخہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۰۷ء بروز جمعہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

اور پوشیدہ سے پوشیدہ اور نہان در نہان گناہون کو جانتا ہے۔ یاد رکھو صرف زبانی باتون سے کچھ نہیں ہوتا جب تک عملی حالت درست نہ ہو۔ جو شخص حقیقی طور پر خدا کو ہی اپنا رب اور مالک یوم الدین سمجھتا ہے۔ ممکن ہی نہیں کہ وہ چوری بدکاری خمار بازی یا دیگر افعال شنیعہ کا مرتکب ہو سکے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ یہ سب چیزین ہلاک کر دینے والی ہیں۔ اور ان پر عمل درآمد کرنا خدا تعالےٰ کے حکم کی صریح نافرمانی ہے۔ غرض انسان جبتک عملی طور پر ثابت نہ

عملی حالت

کر دیوے کہ وہ حقیقت مین خدا پر سچا اور پکا ایمان رکھتا ہے۔ تب تک وہ فیوض اور برکات حاصل نہیں ہو سکتی۔ جو مقربون کو ملا کرتے ہین۔

مومن کا فرض

وہ فیوض جو مقربان الٰہی اور اہل اللہ پر ہوتے ہین۔ وہ صرف اسی واسطے ہوتی ہین کہ ان کی ایمانی اور عملی حالتین نہایت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہین۔ اور انہون نے خدا تعالیٰ کو ہر ایک چیز پر مقدم کیا ہوا ہوتا ہے۔

زبانی باتین کچھ چیز نہین

سمجھنا چاہیے کہ اسلام صرف اتنی بات کا ہی نام نہیں ہے کہ انسان زبانی طور پر ورد و وظائف اور ذکر اذکار کرتا ہے بلکہ عملی طور پر آپنے آپ کو اس حد تک پہنچانا چاہیے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تائید اور نصرت شامل حال ہونے لگے اور انعام واکرام وارد ہون جس قدر انبیا اولیا گذرے ہین ان کی عملی حالتین نہایت پاک صاف تہین اور ان کی راستبازی اور دیانتداری اعلیٰ پایہ کی تہی۔ اور یہی نہین کہ جیسے یہ لوگ احکام الٰہی بجالاتے ہین اور روزے رکہتے اور زکوٰتین ادا کرتے ہین اور نمازون مین رکوع سجود کرتے اور سورہ فاتحہ پڑہتے ہین۔ وہ بھی پڑہتے تہے اور احکام الٰہی بجا لاتے ہین۔ بلکہ ان کی نظر مین تو سب کچھ مردہ معلوم ہوتا تہا اور ان کے وجودون پر ایک قسم کی موت طاری ہو گئی تہی۔ ان کی آنکہون کے سامنے تو ایک خدا کا وجود ہی رہ گیا تہا۔ اسی کو ہی وہ اپنا کارساز اور حقیقی رب یقین کرتے تہے۔ اسی سے ان کا حقیقی تعلق تہا اور اسی کے عشق مین ہر وقت محو اور گداز رہتے تہے جب

خدا کی نصرت

ایسی حالت ہو تو قدیم سے یہ سنت اللہ ہے کہ ایسے شخص کی خدا تعالےٰ تائید اور نصرت کرتا ہے اور غیبی طور پر اسے مدد دیتا ہے۔ اور ہر ایک میدان مین اسے فتح نصیب کرتا ہے۔ دیکہو مذہب اسلام مین ہزارون اولیا گذرے ہین ہر ایک ملک مین ایسے چار پانچ تو ضرور ہی ہوتے ہین جن کو اس وقت تک لوگ بڑی عزت سے یاد کرتے ہین

اولیاء اللہ

اور ان کے مجاہدات اور کرامات کا عجیب عجیب طرح سے تذکرہ کرتے ہین۔ اور دہلی کا تو ایک بڑا میدان اسی قسم کے بزرگون سے بہرا پڑا ہے غرض سوچنا چاہیئے کہ اگر ایک انسان ایک ڈاکو اور چور سے دلی محبت رکہے تو اگر وہ چور زیادہ احسان نہ کرے گا تو اتنا ضرور کرے گا۔ کہ اس کی چوری نہ کریگا۔ تو اب سمجھنا چاہیئے کہ جب محبت کرنے سے چورون اور ڈاکوؤن سے بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ تو کیا خدا سے فائدہ نہیں ہوتا۔ ہوتا ہے اور ضرور ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا تو بڑا رحیم کریم اور بڑے فضلون اور احسانون والا ہے۔ جو لوگ کرمون اور آگون اور جونون کی راہ لئے بیٹھے ہین۔ میرا یقین ہے کہ ان کو اس راہ کا خیال تک بھی

خدا کی دوستی

نہین جب محبت کے ثمرات اسی دنیا مین پائے جاتے ہین اور جب ایک شخص کو دوسرے سے سچی اور خالص محبت ہوتی ہے۔ تو وہ اس سے کوئی فرق نہین کرتا۔ تو کیا خدا ہی ایسا ہے۔ کہ جس کی دوستی کسی کام نہین آتی۔ وہ لوگ قابل الزام ہین جو خدا کو شرمناک الزامون سے یاد کرتے ہین۔ مثلاً ہندوؤن آریون مین دائمی مکتی نہین۔ وہ کہتے ہین کہ مکتی خانہ مین داخل کرتے وقت ایک گناہ پرمیشر باقی رکہہ لیتا ہے۔ اور پھر ایک وقت کے بعد اس ایک گناہ کے عوض مین ان رشیون منیون اور مکتی یافتون کو گدہون بندرون اور سورون وغیرہ کی جونون مین بہیجتا ہے۔ مگر اس پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر پرمیشر ان مقدسون پر ناراض تہا اور جان بوجھ کر ان کو مکتی خانہ سے باہر نکالنا چاہتا تہا۔ تو پھر پہلے ہی ان کو مکتی خانہ مین کیون داخل کیا؟ آخر ان پر راضی

رضا اور گناہ

ہی ہوا ہوگا تو داخل کیا تہا یہ تو نہین کہ اندہا دہند ہی مکتی خانہ مین دہکیل دیا تہا۔ لیکن رضا اور گناہ اکہٹے نہین رہ سکتے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پرمیشر ان پر پہلے ہی راضی نہین ہوا تہا۔ اور اگر راضی تہا تو ماننا پڑیگا کہ اس کو ان کے گناہون کی خبر نہ تہی۔ کیونکہ جب آکر خبر ہوئی تہی تب تو اس نے ان کو مکتی خانہ سے باہر نکال دیا تہا لیکن بعض آریہ اس کا یہ جواب دیا کرتے ہین کہ ان کو مکتی خانے سے اس واسطے نکالا گیا تہا۔ کہ ان کے عمل محدود تہے اور چونکہ عمل محدود تہے۔ اس لئے ان کا پہل بہی محدود ہونا چاہئیے۔ لیکن ان کو اتنی خبر نہین کہ ان بیچارون نے جو پرمیشر کی راہ مین ایسی ایسی سختیان جہیلین تہین اور اپنا ہر ایک ذرہ اسکی راہ مین قربان کر دیا تہا۔ تو وہ اسواسطے نہین تہا کہ چندون تک تو ہمین مکتی خانہ کی سیر کرا لو۔ اور اس کے بعد جس گندی سے گندی جون مین چاہو بہیجدو۔ ان کی تو نیتون کو دیکہنا چاہیئے اگر

انما الاعمال بالنیات

ان کی نیتین صرف اسی قدر تہین کہ دو چار برس پرمیشر سے محبت کر کے پھر چہوڑ دین گے تب تو ایک بات ہے۔ ورنہ انما الاعمال بالنیات ان مکتی یافتون کا کیا قصور یہ تو پرمیشر کا قصور ہے کہ ان کو مار دیا کیونکہ اگر وہ زندہ رہتے۔ تو پرمیشر کی محبت کو کبھی نہ چہوڑتے۔ انہون نے تو صرف اسی واسطے پرمیشر کی راہ مین مصایب شدائد برداشت کئے تہے۔ کہ جب تک ہم رہین گے پرمیشر کے ہو کر رہین گے۔ ان کو پرمیشر کی بے وفائی کا تو خیال نہ تہا۔ ایک شخص کسی سے بہت محبت رکہتا ہے اور آگے پیچہے اسی کی محبت کے گن گاتا پھرتا ہے۔ اگر وہ مر جائے تو کیا ہم کہہ سکتے ہین کہ وہ دشمنی بہی ساتھ لے گیا ہے! اور پھر اس بات کو بھی سمجھنا چاہیئے کہ مکتی خانہ سے باہر نکالنے کو لئے جو گناہ پرمیشر نے ان کے ذمہ رکہے ہوئے

مرد اور عورت

ہونگے وہ بہر صورت ایک ہی قسم کے ہونگے۔ یہ تو جائز نہین کہ کسی کو کسی گناہ سے باہر نکالدیا جاوے اور کسی کو کسی گناہ کے سبب سے۔ لیکن یہ کیا انصاف ہے کہ باہر نکالتے وقت باوجود ایک ہی قسم کے گناہ ہونے کے کسی کو مرد اور کسی کو عورت اور کسی کو گدہا اور کسی کو بندر بنا دیا۔

غرض قصہ کوتاہ اللہ تعالےٰ نے الحمد شریف مین اپنی صفات کاملہ کا بیان کر کے اُن تمام مذاہب باطلہ کا رد کیا ہے۔ جو عام طور پر دنیا مین پہیلے ہوئے ہین۔ یہ سورہ جو ام الکتاب

ام الکتاب

کہلاتی ہے اسی واسطے پانچون وقت ہر نماز کی ہر رکعت مین پڑہی جاتی ہے کہ اس مین مذہب اسلام کی تعلیم موجود ہے۔ اور قرآن مجید کا ایک قسم کا خلاصہ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی چار صفات بیان کر کے

عیسائیون کا خداوند

ایک نظارہ دکہانا چاہا ہے اور بتایا ہے کہ اسلام نہایت ہی سچا مذہب ہے۔ جو اس خدا کی طرف رہبری کرتا ہے جو نہ تو عیسائیون کے خدا کی طرح کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور نہ ہی وہ ایسا ہے۔ کہ آریون کے پرمیشر کی طرح مکتی دینے پر ہی قادر نہ ہو۔ اور جہوٹے طور پر کہدیتا ہے کہ عمل محدود ہین حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ اس مین نجات دینے کی طاقت ہی نہین کیونکہ روحین تو اسکی بنائی ہوئی نہین۔ جیسے وہ آپ

آریون کا پرمیشر

خود بخود ہے ویسے ہی ارواح بھی خود بخود ہین۔ یہ تو ہو ہی نہین سکتا کہ وہ اور روحین پیدا کرے اس لئے یہ سوچ کر کہ اگر ہمیشہ کے لئے کسی روح کو مکتی دیجاوے تو آہستہ آہستہ وہ وقت آجاوے گا کہ تمام روحین مکتی یافتہ ہو کر میرے قبضہ سے نکل جائیں گی جس سے میرا تمام بنا بنایا کارخانہ درہم برہم ہو جائے گا۔ اس لئے وہ بہانہ کے طور پر ایک گناہ ان

مسلمانوں کا قدوس اور قادر خدا

کو ذمہ رکھ دیتا ہے اور اس دور کو چلائے جاتا ہے لیکن اسلام کا خدا ایسا قدوس اور قادر خدا ہے کہ اگر تمام دنیا ملکر اس میں کوئی نقص نکالنا چاہئے تو نہیں نکال سکتی۔ ہمارا خدا تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا خدا ہے۔ وہ ہر ایک نقص اور عیب سے مبرا ہے۔ کیونکہ جس میں کوئی نقص ہو۔ وہ خدا کیونکر ہو سکتا ہے اور اس سے ہم دعائیں کس طرح مانگ سکتے ہیں۔ اور اس پر امیدیں کیا رکھ سکتے ہیں وہ تو خود ناقص ہے۔ نہ کہ کامل لیکن اسلام نے وہ قادر اور ہر ایک عیب سے پاک خدا پیش کیا ہے جس سے ہم دعائیں مانگ سکتے ہیں اور بڑی بڑی امیدیں پوری کر سکتے ہیں۔ اسیواسطے اس

سورہ فاتحہ کی دعا

نے اسی سورہ فاتحہ میں دعا سکھائی ہے۔ کہ تم لوگ محبت سے دعا مانگا کرو اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم یعنی یاالٰہی ہمیں وہ سیدھی راہ دکھا جو ان لوگوں کی راہ ہے جن پر تیرے بڑے بڑے فضل اور انعام ہوئے۔ اور یہ دعا اسواسطے سکھائی۔ کہ تا تم لوگ صرف اس بات پر ہی نہ بیٹھ رہو۔ کہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ بلکہ اس طرح سے اعمال بجا لاؤ کہ ان انعاموں کو حاصل کر سکو جو خدا کے مقرب بندوں پر ہوا کرتے ہیں بعض

رسمی عبادتیں

لوگ مسجدوں میں بھی جاتے ہیں نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور دوسرے ارکان اسلام بھی بجا لاتے ہیں۔ مگر خدا کی نصرت اور مدد ان کے شامل حال نہیں ہوتی۔ اور ان کے اخلاق اور عادات میں کوئی نمایاں تبدیلی دکھائی نہیں دیتی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی عبادتیں بھی رسمی عبادتیں ہیں حقیقت کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ احکام الٰہی کا بجا لانا تو ایک بیج کی طرح ہوتا ہے جس کا اثر روح اور وجود دونو پر پڑتا ہے ایک شخص جو کھیت کی آبپاشی کرتا اور بڑی محنت سے اس میں بیج بوتا ہے۔ اگر ایک دو ماہ تک اس میں انگوری نہ نکلی تو ماننا پڑتا ہے کہ بیج خراب ہے یہی حال عبادات کا ہے اگر ایک شخص خدا کو وحدہ لاشریک

انگوری دیکھو

سمجھتا ہے نمازیں پڑھتا ہے روزے رکھتا ہے اور بظاہر نظر احکام الٰہی کو حتی الوسع بجا لاتا ہے لیکن خدا کی طرف سے کوئی خاص مدد اس کے شامل حال نہیں ہوتی تو ماننا پڑتا ہے کہ جو بیج بو رہا ہے وہی خراب ہے۔ یہی نمازیں تھیں جنکو پڑھنے سے بہت سے لوگ قطب اور ابدال بن گئے مگر تم کو کیا ہو گیا جو باوجود ان کے پڑھنے کے کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب تم کوئی دوا استعمال کروگے اور اس سے اگر کوئی فائدہ محسوس نہ کروگے تو آخر ماننا پڑیگا کہ یہ دوا موافق نہیں۔ یہی حال ان نمازوں کا سمجھنا چاہیے ع۔ بر کریمان کارہا دشوار نیست۔ جو شخص سچے جوش اور پورے صدق اور اخلاص سے اللہ تعالےٰ کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضایع نہیں ہوتا۔ یہ یقینی اور سچی بات ہے

حقیقی مومن ضایع نہیں ہوتا

کہ جو خدا کے ہوتے ہیں خدا ان کا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک میدان میں ان کی نصرت اور مدد کرتا ہے بلکہ ان پر اپنے اس قدر انعام و اکرام کرتا ہے۔ کہ لوگ ان کے کپڑوں سے بھی برکتیں حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے یہ جو دعا سکھائی ہے تو یہ اس واسطے ہے کہ تا تم لوگوں کی آنکھ کھلے کہ جو کام تم کرتے ہو۔ دیکھ لو۔ کہ اس کا نتیجہ کیا ہوا ہے۔ اگر انسان ایک عمل کرتا ہے

اعمال کی پڑتال

اور اسکا نتیجہ کچھ نہیں تو اس کو اپنے اعمال کی پڑتال کرنی چاہیئے کہ وہ کیسا عمل ہے۔ جس کا نتیجہ کچھ نہیں۔

پہلی قوموں سے سبق

پھر اس کے آگے خدا فرماتا ہے۔ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین یعنی اے مسلمانوں تم خدا سے دعا مانگتے رہو۔ کہ یاالٰہی ہمیں ان لوگوں میں سے نہ بنانا جن پر اس دنیا میں ہی تیرا غضب نازل ہوا ہے۔ اور نہ ہی ان لوگوں کا رستہ دکھانا جو کہ راہ راست سے گمراہ ہو گئے ہیں۔

اور یہ جو کچھ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے یہ بطور قصہ یا کتھا کے بیان نہیں کیا۔ بلکہ وہ جانتا تھا کہ جس طرح پہلی قوموں نے بدکاریاں کیں اور نبیوں کی تکذیب اور تفسیق میں حد سے بڑھ گئیں۔ اسی طرح مسلمانوں پر بھی ایک وقت آئیگا

مسلمانوں کیلئے پیشگوئی

جبکہ وہ فسق و فجور میں حد سے بڑھ جاوینگے اور جن کاموں سے اُن قوموں پر خدا کا غضب بھڑکا تھا۔ ویسے ہی کام مسلمان بھی کرینگے اور خدا کا غضب ان پر نازل ہوگا تفسیروں اور احادیث والوں نے مغضوب سے یہود مراد لئے ہیں۔ کیونکہ یہود نے خدا تعالےٰ کے انبیا کے ساتھ بہت ہنسی ٹھٹھا کیا تھا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خاص طور پر دکھ دیا تھا۔ اور نہایت درجہ کی شوخیاں اور بے باکیاں انہوں نے دکھائی تھیں۔ جن کا آخری نتیجہ یہ ہوا تھا۔ کہ اسی دنیا میں ہی خدا کا غضب ان پر نازل ہوا تھا۔ مگر اس جگہ خدا کے غضب سے کوئی یہ نہ سمجھ لے۔ کہ (معاذ اللہ) خدا چڑ جاتا ہے بلکہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ انسان بہ سبب اپنے گناہوں کے نہایت درجہ کے پاک اور قدوس خدا سے دور ہو جاتا ہے یا مثال کے طور پر یوں سمجھ لو کہ ایک شخص کسی ایسے حجرہ میں بیٹھا ہوا ہو جس کے چار دروازے ہوں۔ اگر وہ ان دروازوں کو کھولے گا تو دھوپ اور آفتاب کی

خدا کا غضب

روشنی اندر آتی رہے گی اور اگر وہ سب دروازے بند کر دے گا۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ روشنی کا آنا بند ہو جائیگا۔ غرض یہ بات سچی ہے۔ کہ جب انسان کوئی فعل کرتا ہے تو سنت اللہ اسی طرح سے ہے۔ کہ اس فعل پر ایک فعل خدا کیطرف سے سرزد ہوتا ہے جیسے اس شخص نے اپنی بدقسمتی سے جب چاروں دروازے بند کر دیے تھے۔ تو اس پر خدا کا فعل یہ تھا۔ کہ اس مکان میں اندھیرا ہی اندھیرا ہو گیا۔ غرض اس اندھیرا کرنے کا نام خدا کا غضب ہے۔ یہ مت سمجھو کہ خدا کا غضب بھی اسی طرح کا ہوتا ہے کہ جس طرح

خدا تعالےٰ انسان کی طرح نہیں

سے کہ انسان کا غضب ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا خدا ہے اور انسان انسان ہے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ جس طرح سے ایک انسان کام کرتا ہے خدا بھی اسی طرح سے ہی کرتا ہے مثلاً خدا سنتا ہے تو کیا اس کو سننے کیلئے انسان کیطرح ہوا سے ہے کہ جس طرف ہوا کا رُخ زیادہ ہوا۔ اسطرف کی آواز کو زیادہ سن لیا۔ یا مثلاً دیکھتا ہے کہ جب تک سورج چاند چراغ وغیرہ کی روشنی نہ ہو انسان دیکھ نہیں سکتا۔ تو کیا خدا بھی روشنیوں کا محتاج ہے۔ غرض انسان کا دیکھنا اور رنگ کا ہے اور خدا کا اور رنگ کا ہے اس کی حقیقت خدا کے سپرد کرنی چاہیے آریہ وغیرہ جو اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ کو غضبناک کہا گیا ہے۔ یہ ان کی صریح غلطی ہے۔ ان کو چاہیئے تھا۔ کہ قرآن مجید کی دوسری جگھوں پر نظر کرتے۔ وہاں تو صاف طور پر لکھا ہے۔ عذابی اصیب بہ من اشاء ج و رحمتی وسعت کل شیء یعنی خدا کی رحمت تو کل چیزوں کے شامل حال ہے۔ مگر ان کو دقت ہے تو یہ ہے کہ خدا کی رحمت کے تو قایل ہی نہیں۔ ان کی مذہبی اصول کے بموجب مکتی حاصل کر بھی لے۔ تو آخر پھر وہاں سے نکلنا ہی پڑیگا۔ غرض خوب یاد رکھو کہ خدا تعالےٰ کے کلام پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ جیسے خدا ہر ایک عیب سے پاک ہے ویسے ہی اسکا کلام بھی ہر ایک قسم کی غلطی سے پاک ہوتا ہے۔ اور یہ جو فرمایا ہے۔ غیر المغضوب علیھم۔ تو اس سے یہ مراد ہے کہ یہود ایک قوم تھی جو توریت کو مانتی تھی۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بہت تکذیب کی تھی اور بڑی شوخی کے ساتھ ان سے پیش آئے تھے۔ یہانتک

یہودیوں کے کارنامے

کہ کئی بار ان کے قتل کا ارادہ بھی انہوں نے کیا تھا۔ اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کوئی شخص کسی فن کو کمال تک پہنچا دیتا ہے تو پھر وہ بڑا نامی گرامی اور مشہور ہو جاتا ہے اور جب کبھی اس فن کا ذکر شروع ہوتا ہے تو پھر اسی کا نام ہی لیا جاتا ہے۔ مثلاً دنیا میں ہزاروں پہلوان ہوئے ہیں اور اسوقت بھی موجود ہیں مگر رستم کا ذکر خاص طور پر کیا جاتا ہے۔ بلکہ اگر کسی کو پہلوانی کا خطاب بھی دیا جاتا ہے تو اسے بھی رستم ہند وغیرہ کر کے پکارا جاتا ہے یہی حال یہود کا ہے کوئی نبی نہیں گذرا جس سے انہوں نے شوخی نہیں کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تو انہوں نے یہانتک مخالفت کی کہ صلیب پر چڑہانے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ اور ان کے مقابلہ پر ہر ایک شرارت سے کام لیا۔ ہاں اگر یہ سوال پیدا ہو کہ یہود نے تو انبیا کے مقابل پر شوخیں اور شرارتیں

کی ہیں مگر اب تو سلسلہ نبوت ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے غیر

غیر المغضوب علیہم والی دعا کی ضرورت

المغضوب علیہم والی دعا کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا۔ کہ آخری زمانہ مین مسیح نازل ہوگا۔ اور لوگ اس کی تکذیب کر کے یہود خصلت ہو جاوینگے اور طرح طرح کی بدکاریوں اور قسم قسم کی شوخیوں اور شرارتون مین ترقی کر جاوینگے۔

اس لئے غیر المغضوب علیہم والی دعا سکھائی ہے۔ کہ اے مسلمانو پنجگانہ نمازون کی ہر ایک رکعت مین دعا مانگتے رہو کہ یاالٰہی ہمین ان کی راہ سے بچائے رکھیو۔ جن پر تیرا غضب اسی دنیا مین نازل ہوا تھا۔ اور جن کو تیرے مسیح ؑ کی مخالفت کرنے کے سبب سے طرح طرح کی آفات ارضی و سماوی کا ذائقہ چکھنا پڑا تھا سو جاننا چاہیئے کہ یہی وہ زمانہ ہے جس کی طرف آیت غیر المغضوب علیہم اشارہ کرتی ہے۔ اور وہی خدا کا سچا مسیح ہے جو اس وقت تمہارے درمیان

آخری مسیح کا آخری زمانہ

بول رہا ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ پچیس برس سے صبر کر رہا ہے۔ ان لوگوں نے کوئی دقیقہ میری مخالفت کا اٹھا نہین رکھا ہر طرح سے شوخیان کی گئین طرح طرح کے الزام ہم پر لگائے گئے ان شوخیون اور شرارتون مین پوری سرگرمی سے کام لیا گیا۔ ہر پہلو سے ہمیں فنا اور معدوم کرنے کے لئے زور لگائے گئے اور ہمارے لئے طرح طرح کے کفر نامے تیار کئے گئے اور نصاریٰ اور یہود سے بھی بدتر ہمین سمجھا گیا۔ حالانکہ ہم

یہودیون کے کفر نامے

کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل و جان سے یقین رکھتے تھے قرآن شریف کو خدا تعالےٰ کی سچی اور کامل کتاب سمجھتے تھے۔ اور سچے دل سے اسے خاتم الکتب جانتے تھے اور آنحضرت صلعم کو سچے دل سے خاتم النبیین سمجھتے تھے وہی نمازین تھین وہی قبلہ تھا اسیطرح سے ماہ رمضان کو روزے رکھتے تھے۔ حج اور زکوٰۃ مین بھی کوئی فرق نہ تھا۔ پھر معلوم نہین کہ وہ کونسے وجوہات تھے۔ جن کے سبب سے ہمین یہود اور نصاریٰ سے بھی بدتر ٹھیرایا گیا۔ اور دن رات ہمین گالیان دینا موجب ثواب سمجھا گیا۔ آخر شرافت بھی تو کوئی چیز ہے اس طرح کا طریق تو وہی لوگ اختیار کرتے ہین

شرافت عمدہ چیز ہے

جن کے ایمان مسلوب اور دل سیاہ ہو جاتے ہین۔ غرض چونکہ خدا جانتا تھا۔ کہ ایک وقت آئیگا۔ جبکہ مسلمان یہود سیرت ہو جائینگے۔ اس لیے غیر المغضوب علیہم والی دعا سکھا دی۔ اور پھر فرمایا ولا الضالین یعنی نہ ہی ان لوگوں کی راہ پر چلانا۔ جنہون نے تیری سچی اور سیدھی راہ سے منہ موڑ لیا۔ اور یہ عیسائیون کی طرف اشارہ ہے جن کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے انجیل کے ذریعہ سے یہ تعلیم ملی تھی۔ کہ خدا کو ایک اور واحد لاشریک مانو۔

انجیل کی اصلی تعلیم

مگر انہون نے اس تعلیم کو چھوڑ دیا۔ اور ایک عورت کے بیٹے کو خدا بنا لیا۔

کوئی یہ نہ سمجھے کہ مغضوب علیہم تو بڑا سخت لفظ ہے اور ضالین نرم لفظ ہے۔ یہ نرم لفظ نہین۔ بات یہ ہے کہ یہودیون کا تھوڑا گناہ تھا۔ وہ توریت کے پابند تھے اور اس کے حکمون پر چلتے تھے۔ گو وہ شوخیون اور شرارتون مین بہت بڑھ گئے تھے۔ مگر وہ کسی کو خدا یا خدا کا بیٹا بنانے کے سخت دشمن تھے اور سورہ فاتحہ مین ان کا نام جو پہلے آیا ہے۔ تو وہ

یہودیون کا قصور عیسائیون سے بہت کم ہے

اس واسطے نہین کہ ان کے گناہ زیادہ تھے بلکہ اسواسطے کہ اسی دنیا مین ہی ان کو سزا دی گئی تھی اور اس کی مثال اس طرح پر ہے کہ ایک تحصیلدار انہیں کو جرمانہ کرتا ہے جن کا قصور اس کے اختیار سے باہر نہین ہوتا۔ مثلاً فرض کرو کہ کسی بہاری سے بہاری گناہ پر وہ اپنی طرف سے ۵۰ ۶۰ روپیہ جرمانہ کر سکتا ہے لیکن اگر قصوروار زیادہ کا حقدار ہو تو پھر تحصیلدار یہ کہہ کر کہ یہ میرے اختیار سے باہر ہے اور کہ تمہاری سزا کا یہان موقع نہین کسی اعلیٰ افسر کے سپرد کرتا ہے اسی طرح یہودیون کی شرارتین اور شوخیان اسی حد تک ہین کہ ان کی سزا اسی دنیا مین دیجا سکتی تھی۔ لیکن ضالین کی سزا یہ دنیا برداشت نہین کر سکتی۔ کیونکہ ان کا عقیدہ ایسا نفرتی عقیدہ ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے۔ تکاد السمٰوات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ان دعوا للرحمٰن ولدا یعنی یہ ایک ایسا برا کام ہے جس سے قریب ہے کہ زمین آسمان پھٹ جائین اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائین۔ غرض یہودیون کی چونکہ سزا تھوڑی تھی اس لئے ان کو اسی جہان مین

ضالین کا گندہ عقیدہ

دیگئی اور عیسائیون کی سزا اس قدر سخت ہے کہ یہ جہان اس کی برداشت نہین کر سکتا اس لئے ان کی سزا کے واسطے دوسرا جہان مقرر ہے۔ اور پھر یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ یہ عیسائی صرف ضال ہی نہین ہین۔ بلکہ مضل بھی ہین۔ ان کا دن رات یہی پیشہ ہے۔ کہ اورون کو گمراہ کرتے پھرین۔ پچاس پچاس ہزار ساٹھ ساٹھ ہزار بلکہ لاکھون پرچے ہر روز شایع کرتے ہین اور اس باطل عقیدہ کی اشاعت کے لئے ہر طرح کے بہانے عمل مین لاتے ہین۔ یاد رکھو گورنمنٹ کو ان پادریون سے کوئی تعلق نہین ہوتا۔ ایک انگریز یہان آیا تھا۔ جاتی دفعہ پوچھنے لگا کہ میرے راستہ مین کسی پادری کی کوٹھی تو نہین؟ اور اس کی وجہہ یہ تھی۔ کہ وہ پادریون سے سخت

انگریزون کی منصف مزاجی

نفرت کرتا تھا۔ یہ لوگ بڑے منصف مزاج ہوتے ہین اگر یہ منصف نہ ہوتے۔ تو حکومت نہ رہتی۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ انکی حکومت کا ہونا بھی خدا تعالیٰ کا ایک خاص فضل ہے۔ سکھون کے زمانے کو دیکھو کہ اگر کوئی اذان بھی دیتا تھا۔ تو وہ قتل کر دیتے تھے۔ مگر اس

سکھون کا زمانہ

سلطنت مین تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح سے آزادی ہے اور اس کا ہونا ہمارے لئے بڑی بڑی برکتون کا موجب ہے۔ خود ہمارے اس گاؤن قادیان مین جہان ہماری مسجد ہے کاردارون کی جگہ تھی اس وقت ہمارے بچپن کا زمانہ تھا۔ لیکن مین نے معتبر آدمیون سے سنا ہے کہ جب انگریزون کا دخل ہو گیا تو چندروز تک وہی سابقہ قانون رہا انہی آیام مین ایک کاردار یہان آیا ہوا تھا۔ اس کے پاس ایک مسلمان سپاہی تھا وہ مسجد مین آیا اور موذن کو کہا کہ اذان دو۔ اس نے وہی ڈرتے ڈرتے گنگنا کر اذان دی۔ سپاہی نے کہا کیا تم اسی طرح سے بانگ دیا کرتے ہو۔ موذن نے کہا۔ ہان اسی طرح دیتے ہین سپاہی نے کہا کہ نہین کوٹھے پر چڑھکر اونچی

اذان کی آزادی

آواز سے اذان دو۔ اور جس قدر زور سے ممکن ہو سکتا ہے بانگ دو۔ وہ ڈرا آخر اس نے سپاہی کے کہنے پر زور سے بانگ دی۔ اسپر ہندو اکٹھے ہو گئے۔ اور ملا کو پکڑ لیا۔ وہ بیچارہ بہت ڈرا اور گھبرایا کہ کاردار مجھے پھانسی دیدیگا۔ سپاہی نے کہا کہ مین تیرے ساتھ ہون۔ آخر وہ اس کو پکڑ کر کاردار کے پاس لے گئے اور کہا کہ مہاراج اسنے بھٹ کر دیا ہے۔ کاردار تو جانتا تھا۔ کہ اب سلطنت تبدیل ہو گئی ہے اور اب وہ سکھا شاہی نہین رہی اسلئے ذرا دبی

سکھا شاہی گئی اور سکھہ شاہی آئی

زبان سے پوچھا کہ تو نے اونچی آواز سے کیون بانگ دی؟ جو سپاہی نے آگے بڑھ کر کہا کہ اس نے نہین دی مین نے بانگ دی ہے۔ تب کاردار نے ہندوؤن کو کہا کمبختو! کیون شور ڈالتے ہو۔ لاہور مین تو اب کھلے طور پر گایان ذبح ہوتی ہین اور تم اذان کو روتے ہو۔ جاؤ چپکے ہو کر بیٹھ رہو۔ ایسے ہی بٹالہ کا واقعہ ہے۔ ایک سید وہین کا رہنے والا باہر سے دروازے پر آیا۔ وہان گائیون کا ہجوم تھا اس نے تلوار کی نوک سے مویشیون کو ذرہ ہٹایا۔ ایک گائے کے چمڑے کو خفیف سی خراش پہونچ گئی تھی اسپر اس بیچارہ کو پکڑ لیا گیا۔ اور اس امر پر زور دیا گیا کہ اس کو قتل کر دیا جاوے آخر بڑی سفارش کے بعد جان سے تو بچ گیا لیکن اس کا ہاتھ ضرور کاٹا گیا۔ ایسے ہی ایک گائے کے مقدمہ مین ایک دفعہ پانچ ہزار غریب مسلمان قتل کئے گئے۔ اب دیکھو کہ اس حکومت کا وجود ایک مبارک وجود ہے یا نہین؟ ایک حدیث مین آیا ہے کہ تمہارا حاکم بد ہو۔ تو وہ بد نہین اصل مین تم ہی بد ہو۔ سو یاد رکھو۔ کہ یہ لوگ بڑے انصاف پسند ہوتے ہین۔ ہمارے مقدمہ مین ہی دیکھ لو۔

باقی آئندہ

ایڈیٹوریل بریف نوٹس

افسوسناک فساد ولیوپورم احاطہ مدراس سے ایک افسوسناک ہنگامہ کی خبر موصول ہوئی ہے۔ رومن کیتھولک عیسائی اپنی مقدس مورتیاں ایک جلوس کے ہمراہ گرجے کو لیجا رہے تھے راستہ میں جاہل ہندوؤں نے اینٹ پتھر مارے سب کلکٹر اور مجسٹریٹ ضلع بھی جو ساتھ تھے مجروح ہوئے۔ عیسائیوں کے مکانات کے علاوہ سب کلکٹر اور سب مجسٹریٹ کے مکانات کو آگ بھی لگا دی پولیس نے یہ حال دیکھ کر گولیاں چلائیں جس سے بعض ہندو مجروح ہوئے۔

بُت پرستوں کا مسیح کی بُت پرست بھیڑوں پر پتھر برسانا کچھ سمجھ میں نہیں آتا کوئی امر ان کے لئے باعث اشتعال ہم معلوم نہیں دیتا جو لوگ عورت اور مرد کے مقامات مخصوصہ تک اور درختوں اور پتھروں تک کے پوجاری ہیں اور خود ایک ایک پتھر کے لئے بڑے بڑے جلوس نکالتے ہیں ان کو کیتھولک پادریوں کے جلوس نکالنے پر غصہ کرنا محض امر بیجا تھا مگر بت پرستوں کو عیسائی بُت پرستی کے خلاف جوش پیدا ہونا تعجب خیز امر ضرور ہے۔ اب آریہ شاید مسلمانوں کی بت شکنی پر اعتراض نہ کریں گے۔ ملکی پہلو سے یہ کام سخت نفرت کے قابل ہے ایسے لوگ اپنی قوم اور مُلک کے سخت بدخواہ اور دشمن ہیں۔

حکومت کے خواب دیکھنے سے پہلے اخلاق کی اصلاح کرو جس آزادی اور خود پسندی کی ہوا نے ہندوستانیوں کے دماغوں میں طوفان بے تمیزی پیدا کر دیا ہے اور ان سے سوراجیہ کی صدائیں نکلتی ہیں یہ مُلک کے لئے مبارک فال نہیں ہے **حکومت** کے خواب دیکھنا تو آسان ہے مگر ایسے خوابوں کی تعبیر منحوس ہوتی ہے جب تک ہمارے **اخلاق** اعلیٰ درجہ کے نہ ہوں ہماری آرزوئیں اور اغراض دوسروں کی بہتری اور بھلائی پر قربان نہ ہوں اُس وقت تک ایسے خیالات کو سر میں جگہ دینا دیوانگی اور حماقت ہے۔ **اخلاق** کی اصلاح صرف مذہب سے ہو سکتی ہے جب حقیقی مذہب کی حکومت دل پر ہوتی ہے تو وہ سچے اخلاق کا سرچشمہ بن جاتا ہے اور حقیقی **مذہب** کا یہ نشان ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر زندہ ایمان اور گناہ سوز ایمان پیدا کر دے ورنہ اگر یہ بات نہیں تو پھر مذہب کا نام لینا بھی اسے بدنام کرنا ہے۔ پس وہ لوگ جو ملکی جوش کے سیلاب میں بہے جا رہے ہیں پہلے اس سوال کو حل کریں۔

کیا یہ ملکی بہتری کے لچھن ہیں کانگرس کی دو نو پارٹیاں ہیں جو کشتم کشتا اور سر پھٹول ہو رہی ہے کیا یہ ملکی بھلائی کی راستی یا خود غرضی کا نمونہ ہے جو لوگ ملک کے فایدہ اور قومی بھلائی کے ممکن خیال سے اپنی رائے کو نہیں چھوڑ سکتے وہ ملکی بہتری کی منزل کے بدرقہ نہیں بلکہ غول راہ ہیں اُن سے بچنا چاہئے ملک کی جو حالت تنزل سے ہو رہی ہے اگر اس کا انھیں احساس ہوتا تو کانگرس کے پنڈال اور اجتماع کے خیال کو ملتوی

کرتے اور یہی طاقت اور روپیہ ملک کے فاقہ زدہ گروہ کی حمایت اور حفاظت میں خرچ کرتے مگر یہاں تو

مطلب سعدی دیگر است

آریوں کی مذہبی کانفرنس آریوں کی مذہبی کانفرنس پر ہم نے جو آرٹیکل لکھا تھا اس سے آریہ سماج کے کیمپ میں کھلبلی مچ گئی۔ اور آرین اخبارات سراز پا نشناختہ جوش میں آ کر کہنے لگے۔ اس سراسیمگی میں بڑی سوچ بچار کے بعد یہ اعتراض بھی کر دیا کہ وہ ہمارے فقرات ایڈیٹر الحکم کیوں نہیں لکھتا پرکاش اور اس کے ہم نوا آریوں کی اس چال میں ایڈیٹر نہیں آ سکتا۔ وہ ان کفریات کی اشاعت سے جب اُن کو روکنا چاہتا ہے تو خود اس کا ارتکاب کیوں کرے۔ میں اس قسم کی آرین تحریروں پر کوئی نوٹس نہیں لونگا۔ میں اپنا فرض ادا کر چکا۔ آریوں کا ایسا شور مچانا اور ہائے واویلا کرنا ہی بتا رہا ہے کہ حقیقت کیا ہے؟

ایک مذہبی کانفرنس کی ضرورت ہے مذہب کے نام سے آجکل جو انقلاب قوموں میں پیدا ہوا ہے اور حمایت مذہب کے نام سے جس قدر تحریکیں ہو رہی ہیں وہ اس زمانہ کو **مذہبی زمانہ** کا نام دیتی ہیں سراسر حق بجانب ہیں آنیوالی حقیقت اگر دور کیا جاوے تو **مذہبی جدال** اور ایک مذہب کا دوسرے کو مغلوب کر دینے کے لئے جد و جہد کرنا صاف طور پر بتا رہا ہے کہ یہ دور **مذہب** کا دور ہے۔ اور حقیقی اور زندہ مذہب بالآخر تمام مذاہب کو اپنے اندر جذب کر جاویگا۔ اعتقادی رنگ میں ہر مذہب والا خیال یا یقین کرتا ہے کہ اس کا اپنا ہی مذہب ہوگا جو دوسرے مذاہب کو جذب کریگا۔ میں اس بحث کو چھوڑ کر ایک خاص امر کی طرف ان لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں جو اپنی مذہبی سوسائٹیوں میں نامور اور معزز سمجھے جاتے ہیں کہ وہ باہم ملکر صلح کاری آشتی اور تہذیب اور حق پسندی کی بنا پر ایک مذہبی کانفرنس کی بنیاد رکھیں یہ کانفرنس ملک اور اہل ملک کے لئے مفید ہوگی اور یقیناً موجب برکت ثابت ہوگی۔ لوگ جو ملکی جلسوں میں زیادہ حصہ لیتے ہیں اور اس سے ان کے خیالات میں خطرناک آزادی پیدا ہوتی ہے وہ اسے چھوڑ کر **اصلاح نفس** کے خیال کو مقدم کریں گے۔ ان کے اخلاق فاضلہ میں ترقی ہوگی۔ باہم اتفاق اور محبت بڑھے گی۔ ایک ہی پلیٹ فارم پر مختلف خیال مختلف مذاق اور مختلف مذاہب کے ماننے والے جب جمع ہونگے تو انہیں دوسروں کی رعایت اور دلجوئی کا خیال پیدا ہوگا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ اس مجلس کی انتظامی کمیٹی میں ایک ہی فرقہ اور گروہ کے لوگ نہ ہوں بلکہ یہ مجموعہ ہو مختلف مذاہب کے سمجھدار اور معزز اور مہذب لوگوں کا۔ اس میں برہمو ہوں۔ آریہ ہوں سکھ ہوں۔ سناتنی ہوں۔ مسلمان ہوں وغیرہ وغیرہ یہ باقاعدہ ایک مجلس ہو۔ اور اس کے ہاتھ میں سارا انتظام ہو۔ سال میں ایک یا

بارہ مرتبہ اس کے اجلاس ہوں اور یہ اجلاس ایک ہی مقام پر نہ ہوں بلکہ ہندوستان بھر کے مختلف شہروں میں ہوں جیسے کانگرس یا تعلیمی کانفرنس کے ہوتے ہیں اس طرح پر اس کی برکات ایک ہی شہر میں محدود نہ ہونگی بلکہ ملک کے ہر حصہ کے لوگ ان سے فایدہ اُٹھاویں گے میرا یقین ہے کہ اگر یہ کانفرنس قائم ہو گئی اور اسنے باضابطہ کام شروع کر دیا تو یہ ملک کے لئے

ایک بڑی برکت ہوگی

ملکی کام سے اس کو قطعاً واسطہ نہ ہو بلکہ میں یہ کہونگا کہ ملک کے اندر جو دیوانہ کن ملکی جوش پھیلا ہوا ہے اس کو کم کرنا اس کا مقصد ہو تو گورنمنٹ کے لئے یہ ایک سچی خادم ہوگی۔

میں نفس مضمون سے دور چلا گیا یا نفس مضمون کی طرف دور چلا گیا بہرحال اس کانفرنس کی بنیاد رکھدینی چاہئے۔ ہماری احمدی جماعت ہندوستان بھر میں **ایک اور صرف ایک ہی**

خالص مذہبی تحریک ہے

اس لئے کہ دوسری مذہبی تحریکوں کو ملکی تحریکوں کا بہانہ کہنا چاہئے۔ اس لئے بسم اللہ کر کے ہماری جماعت کے ان لوگوں کو جو تعلیم یافتہ اور کانفرنسوں کے کام کو سمجھ سکتے ہیں اس مبارک کام کا آغاز کرنا چاہئے۔

وہ برہموؤں سکھوں اور سناتنیوں اور آریوں کے ان شرفاء سے اس معاملہ پر مشورہ کریں جو مسلّم طور پر نیک سرشت ہوں۔ برہموؤں اور سناتنیوں کو تو میں پہلے ہی مستثنیٰ کرتا ہوں کہ یہ لوگ بڑے امن پسند صلح پسند اور دوسرے مذاہب کے ہادیوں کی تکریم کرنے والے ہوتے ہیں سکھ صاحبان کی طرف سے بھی اطمینان ہے اس لئے کہ ان کی طرف سے دوسرے مذاہب کے ہادیوں پر حملے نہیں ہوتے۔ خود ان کی مقدس کتاب گرنتھ صاحب میں بہت سے بزرگوں کے شبد پائے جاتے ہیں۔

البتہ آریا صاحبان میں یہ بدعادت ہے کہ دوسرے مذاہب پر نکتہ چینی کرتے ہوئے تہذیب اور شرافت سے کام نہیں لیتے میں اس فقرہ کے لئے معافی چاہتا ہوں کہ امر واقعہ کا مجھے اظہار کرنا پڑا ہاں مجھے اعتراف ہے کہ ایسے لوگ بھی ان میں ہیں جو اس طرز کو سخت ناپسند اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اس سلسلہ میں مسٹر **روشن لال** بیرسٹر ایٹ لا کا نام بڑی جرأت سے لے سکتا ہوں۔ پس اس قسم کے لوگوں کو انتظامی حصہ میں شامل کر سکیں اگر ایک مشترکہ جماعت قائم ہو جاوے تو یہ مفید ہو سکیگی۔ اس مذہبی کانفرنس کے ممبروں کا رجسٹر بھی کھولا جاوے جن کو ایک معین چندہ ماہوار دینا پڑے اور وہ اس کی انتظامی ذرایع میں اپنا مشورہ دے سکیں اور اس کانفرنس کے جلسوں کی رپورٹیں انھیں مفت مل سکیں۔ غرض یہ کام بہت وسیع ہو سکتا ہے اور اس وقت اس سارے ذرایع کا نقشہ میں پیش کر دوں تو شاید بعض لوگ اسے **شیخ چلیت** ہی کہدیں۔ میری غرض ایک مفید تحریک کرنا ہے۔ قوم کے دانشمند اور اہل الرائے لوگ بہت کچھ سوچ سکتے ہیں۔ آخر میں پھر یہ کہتا ہوں کہ ایسی ایک

انجمن کی سخت ضرورت ہے ؂

کھلی چٹھی بنام ایڈیٹر مرقع امرتسر

(من جانب فضل دین مدرس۔ قادیان "مرتب رسالہ حل چیستان مرزا")

میں نے کل ۲ جنوری ۱۹۰۸ء کو آپ کا مرقع مجریہ بابت جنوری ۱۹۰۸ء پڑھا ہے۔ اس میں آپ نے اور دو انعامی مضمون علاوہ دسمبر ۱۹۰۷ء کے انعامی مضمون (چیستان مرزا) کے بوعدہ یکہزار روپیہ شائع کئے ہیں۔ سو آپ کو اس چٹھی کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جو رقم انعامی مبلغ پانسو روپیہ چیستان کے حل کی آپ کے ذمہ واجب الادا ہے اور آپ نے ابتک اس کو ادا نہیں کیا پہلے آپ وہ رقم ادا کریں جب تک آپ پہلا قرضہ ادا نہ کریں ہم کس طرح اس دوسری بحث کو شروع کردیں۔ اگر خلط بحث کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں بفضلہ آپ کو ان دونوں سوالوں کا جواب بہت جلدی چھپوا کر بھیجدیتا۔ مگر چونکہ آپ نے اس وقت تک پہلے پانسو روپیہ کے متعلق ابتک کچھ اطلاع نہیں دی باوجودیکہ آپ کے "چیستان" کا حل کامل مقررہ تاریخ کے اندر چھپکر آپ کو پہنچ چکا ہے اس لئے مناسب خیال کیا گیا ہے کہ جبتک پہلی بحث کا خاتمہ ہو کر مبلغ پانسو روپیہ آپ سے وصول نہ ہوجاوے تب تک اس دوسری بحث کو جو آپ نے جنوری کے پرچہ میں لکھی ہے نہ چھیڑا جائے۔ لہذا آپ اس چٹھی کے پڑھتے ہی اطلاع دیں کہ آپ نے اس وقت تک کیوں انعامی رقم مبلغ پانسو روپیہ جو حل چیستان پر مقرر تھی باوجود چیستان کے حل ہوجانے کے مجھے نہیں بھیجی۔ اور نیز یہ امر بھی شایع کریں کہ آپ کے ان دونوں شائع کردہ انعامی مضمونوں اور ان کے جوابات کا کون محاکمہ کریگا جسکے بعد ہم آپ سے انعامی رقم یکہزار کے وصول کرنیکے مستحق ٹھہرینگے ضروری ہے کہ یہ امر بھی بتراضی طرفین طے ہو کر پہلے ہی شائع کردیا جاوے۔ تاکہ بعد کو فریقین میں کسی کے لئے بیجا خصومت کا محل نہ ہووے ؂ "چیستان مرزا" کا حل قادیان۔ سے دفتر تشحیذ الاذہان سے ملتا ہے جس میں "چیستان" کا مفصل حل کیا گیا ہے۔ مگر ہم اپنے ناظرین کے لئے یہاں پر بھی چیستان اور حل چیستان کا خلاصۂ مضمون نقل کرتے ہیں تاکہ سب کو اطلاع ہوجاوے کہ وہ کیا مضمون تھا جس کے حل پر ایڈیٹر مرقع نے پانسو روپیہ کا انعام مقرر کرکے تحدی کی تھی۔ اور کیسا حل ہے جس کے بعد ہم ایڈیٹر مرقع سے موعودہ رقم کا مطالبہ کرتے ہیں۔

خلاصۂ "چیستان مرزا" جس کو ایڈیٹر مرقع امرتسر نے بوعدہ انعام مبلغ پانسو روپیہ شائع کیا تھا

(۱) ازالہ صفحہ ۶۷۵ پر ۱۲۷۴ھ ہجری کو حضرت مرزا صاحب اپنے مامور ہونے کا زمانہ بتاتے ہیں اور (۲) ازالہ صفحہ ۶۹۲ میں چودہ سوسال بعد ہجرت یعنی ۱۴۰۰ھ کو پورا ہوگا۔ اور (۳) ازالہ صفحہ ۱۸۵۔ میں اپنے مامور ہونے کا زمانہ سنہ ۱۳۰۰ ہجری کو ظاہر فرماتے ہیں۔ اور پھر (۴) اس سے بڑھکر یہ کہ ازالہ صفحہ ۶۹۳ - ۳۱۱ کو ملاکر پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چھٹے ہزار یعنے ۱۲۴۷ ہجری کو مرزا صاحب اپنے مامور ہونے کا زمانہ قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ سنہ ۱۲۴۷ ہجری وہ سنہ ہے جس میں مرزا صاحب ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے کیونکہ مرزا صاحب کی ولادت سنہ ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۱۸۳۹ عیسوی کو ہوئی ہے۔ یہ وہ اختلافات ہیں کہ اگر مرزا صاحب یا کوئی احمدی انکو اٹھادے تو ہم پانسو روپیہ کی انعامی رقم نذر کریں گے۔"

خلاصۂ مضمون حل چیستان جو راقم نے لکھا ہے

اس کا مفصل جواب تو رسالہ "حل چیستان مرزا" میں لکھا گیا ہے مگر اس کا دو حرفہ جواب یہ ہے۔

"یہ بالکل افترا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے سنہ ۱۲۷۴ ہجری کو اپنے مامور ہونے کا زمانہ قرار دیا ہے بلکہ ازالہ صفحہ ۶۷۵-۷۲۲-۷۵۷ میں اس امر کو کھول کھول کر بوضاحت تام لکھا ہے کہ ۱۲۷۴ھ ہجری میں سخت ظلمت اور تاریکی تھی جس کی مدت بعد حضرت مرزا صاحب مامور ہوئے ہیں۔ اگر ایڈیٹر مرقع سنہ ۱۲۷۴ ہجری کو حضرت مرزا صاحب کے مامور ہونے کا زمانہ آپ کی کسی تحریر یا کسی تقریر سے ثابت کردے تو میں اُن سے انعامی رقم ہرگز وصول نہ کروں گا۔

اسی طرح یہ دوسرا دعویٰ بھی کہ حضرت مرزا صاحب نے ۱۴۰۰ سو سال بعد ہجرت کو اپنے مامور ہونے کا زمانہ کہیں لکھا ہے آپ کی کسی تحریر سے یا آپ کے کسی ثقہ مرید کی ہی تصنیف سے دکھادیں تو بھی میں حلفی وعدہ کرتا ہوں۔ کہ آپ کے مقابلہ میں کبھی ایک حرف بھی نہ لکھونگا۔ جو تراشیدہ خیال ایڈیٹر مرقع نے حضور مرزا صاحب کی طرف منسوب کیا ہے یہ محض افترا ہے۔ فتح اسلام کے صفحہ ۱۱-۱۴-۱۵- اور ازالہ کے صفحہ ۶۹۲ - میں اس کی کافی تردید ہے۔ ایڈیٹر مرقع نے جو نیا دعوے یہ کیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے ۱۲۴۷ھ ہجری کو بھی کہیں اپنے مامور ہونے کا زمانہ لکھا ہے۔ اس کے متعلق بھی میں دعویٰ کرتا ہوں کہ اگر قمری حساب کے رو سے الف ششم یعنے ۱۲۴۷ ہجری کو مرزا صاحب کی ماموریت کا زمانہ جیسا کہ مولوی صاحب نے لکھا ہے حضرت مرزا صاحب کے کلام میں ثابت کردیں تو میں حلفی وعدہ کرتا ہوں کہ اُن کو پچیس روپیہ معاوضہ دونگا بشرطیکہ وہ ان باتوں کو سفیہانہ رنگ میں ہنسی میں نہ اُڑاویں۔ حدیث میں ہے آیاکم والظن۔ حقیقۃ الوحی ص ۲۰۶ میں حضرت امامنا مرزا صاحب نے ایڈیٹر مرقع کے اس خیال کی کافی تردید لکھی ہے۔

میں ایڈیٹر مرقع کو اس مضمون میں بڑی تحدی سے خدا کے فضل سے یہ اعلان دیتا ہوں کہ جو کچھ میں نے "حل چیستان مرزا" میں لکھا ہے اگر اس کو آپ غلط ثابت کردیں اور اپنے چیستان کے مضمون کو حضرت مرزا صاحب کی تحریروں سے ثابت کردیں تو میں علاوہ اس کے کہ آپ کو پانسو کی انعامی رقم معاف کردوں گا اور آئندہ آپ کے مقابلہ میں کچھ نہ لکھوں گا۔ مزید براں اور بھی نذر کرونگا۔ اس پر بڑھکر آپ کے ساتھ یہ ایک اور خاص رعایت کرتا ہوں کہ جو حوالجات آپ نے مرقع میں کتربیونت کرکے حضرت مرزا صاحب کے کلام سے نقل کئے ہیں اُنہی کے رو سے اگر آپ اپنے مدعا کو ثابت کر دکھائیں تو بھی میرا حتمی وعدہ ہے کہ میں آئندہ آپ کے مقابلہ میں کچھ نہ لکھونگا۔ مگر یاد رہے کہ حق اور سچ وہی ہے جس کو میں نے حضرت امام ہمام علیہ السلام کی تحریروں سے بکل الوجوہ ثابت کردیا ہے کہ الف ششم میں جو کہ سنہ ۱۲۴۷ ہجری کو ختم ہوا آپ کی پیدائش ہوئی (نہ کہ ماموریت) کیونکہ آپ کی ولادت سنہ ۱۲۵۵ ہجری کو ہوئی ہے اور اس کے بعد الف ہفتم میں اُس وقت جبکہ تیرہویں کا اواخر اور چودھویں صدی ہجری کا ابتدا تھا آپ مامور ہوئے۔ اور سنہ ۱۲۴۷ ہجری کو حضرت مرزا صاحب نے اپنے مامور ہونے کا زمانہ ہرگز ہرگز کہیں نہیں لکھا۔ اور نہ ہی کہیں چودہ سوسال بعد ہجرت مسیح موعود کے مامور ہونے کا یا اپنی ماموریت کا زمانہ قرار دیا ہے۔

امید کہ آپ اس اطلاع کو ضروری سمجھکر بواپسی جواب سے مطلع کریں گے۔ اور ہمیں ضرورت نہ پڑے گی کہ آپکو خاص نوٹس کے ذریعہ متنبہ کریں۔ اور ساتھ ہی جنوری کے دونوں انعامی مضمونوں اور اُن کے جوابات کے محاکمہ کی کوئی تجویز پیش کردیں۔

آخر میں آپ کے رسالہ **الہامات مرزا** کے متعلق بعض ضروری امور پیش کرکے التماس کرتا ہوں کہ آپ انکے جوابات سے بھی سرفراز فرماویں۔

(۱) آپ رسالہ **الہامات مرزا** کے جواب پر دو ہزار روپیہ کا جو انعام مقرر کرکے عرصہ سے شائع کر رہے ہیں آپ اس وہم کو دماغ سے نکال کر کہ مرزا صاحب کبھی اس کے جواب میں آپ کو خطاب کریں واضح طور پر اور کھولکر یہ اعلان شائع کردیں کہ اس کی تخصیص حضرت مرزا صاحب سے نہیں ہے ایسا نہ ہو کہ موقعہ پر آپ مرزا صاحب کی خصوصیت میں پناہ لیں۔

دوم یہ کہ رسالہ **الہامات مرزا** کے جوابات کے موازنہ اور محاکمہ کے لئے جس کے بعد ہم آپ سے انعامی رقم وصول کرسکیں کسی تجویز کا بتراضی طرفین پہلے ہی طے ہو کر شائع ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے آپ اس کا بھی فیصلہ کریں۔

سوم یہ کہ انعامی رقوم کو پہلے آپ کسی سرکاری بینک میں جمع کرادیں اور اگر آپ کو پوری رقم کے یکدم جمع کرانے میں دقت محسوس ہو تو آپ کی سہولت کے لئے نمبر ۲ میں ایک اور آسان صورت پیش کرتا ہوں کم از کم اسکو ہی منظور فرماکر مجھے مطلع کریں۔

چہارم یہ کہ آپ نے بخیال خویش اس رسالہ میں ہم پر بہت سے سوالات اور اعتراضات کئے ہیں آپ بجصص ہر ایک سوال کے جواب کے انعامی رقم مقرر کر کے ایک ایک اعتراض یا سوال کی متعینہ رقم جواب ملنے سے پیشتر بنک میں جمع کراتے جائیں اور ہم جوابات میں اس امر کو ملحوظ رکھیں کہ جب تک ایک جواب سے فارغ ہو کر آپ سے اس جواب کی انعامی رقم وصول نہ کرلیں تب تک دوسرے سوال کے جواب کو شروع نہ کریں۔ والسلام جواب کا منتظر فضل دین مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ۳- جنوری ۱۹۰۸ء

جملہ خریداران میگزین کو ایک ضروری اطلاع

تمام خریداران میگزین کو یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ یکم جنوری ۱۹۰۸ء سے صدر انجمن احمدیہ نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے باقی حساب کو دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں منتقل کر دیا ہے اس لئے تمام مطالبات رسالہ کے متعلق اور ایسا ہی چندہ کے متعلق دفتر ریویو سے ہونے کی بجائے دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ سے ہوا کریں۔ ایسا ہی خریداران بھی اس بات کو مدنظر رکھیں کہ جب اُنھوں نے چندہ بھیجنا ہو یا اپنے چندہ کا حساب دریافت کرنا ہو تو بجائے مینیجر ریویو آف ریلیجنز سے خط و کتابت کرنے کے دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان سے خط و کتابت کریں۔ اس سے جواب میں سہولت اور ہر دو دفاتر کو آسانی ہو گی۔ والسلام المشتہر

مینیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان

ضروری اطلاع

کُل روپیہ ہر قسم کا جو صدر انجمن احمدیہ کے لئے بھیجا جاوے خواہ میگزین کا ہو یا مدرسہ کا یا مقبرہ کا یا مساکین و یتامی کا یا زکوٰۃ کا وغیرہ وغیرہ وہ سب صرف اس پتہ پر آیا کرے

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

اور ہر ایک رقم کی رسید دی جاوے گی۔ اگر کسی صاحب فرستندہ کو رسید نہ پہنچے تو وہ دفتر محاسب سے خط و کتابت کر کے دریافت کر لیا کریں اور اس حالہ میں [illegible] [illegible] کی طرف سے [illegible] [illegible]

عید اضحی کی تقریب پر احمدیوں کو اطلاع

بارہا ایک سے زیادہ دفعہ کہا گیا ہے کہ سیالکوٹ کی انجمن احمدیہ ہمارے سلسلہ میں ایک درخشاں جماعت ہے اور جب کسی قومی معاملہ کے متعلق نمونہ پیش کرنے کی حاجت پڑتی ہے تو سیالکوٹ کی جماعت ہی کا نام لینا پڑتا ہے۔ اور اسی امر میں مجھکو اور تمام ہی خواہان قوم اور بزرگان ملت کو خوشی ہوتی ہے۔ یہ ایک فضل ہے جو سیالکوٹ کی جماعت کو ملا ہے

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

اسی جماعت نے عید فنڈ کی تحریک کی تھی اور یہ تحریک سالہا سال سے کام کر رہی ہے اور سیالکوٹ ہی کی جماعت کو یہ فخر ہے کہ عید فنڈ کی رقم سب سے زیادہ جمع کر کے بھیجتی رہی ہے اب عید اضحی کی تقریب قریب ہے اس لئے قبل از وقت جماعت کو آگاہ کرنا ضروری ہے کہ اس موقعہ پر نہایت اخفیاط اور کوشش سے کام کیا جاوے اور اگر ہر فرد ایک ایک روپیہ جیسا کہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس فنڈ میں داخل کر دے تو ایک سال کے مدرسہ کے اخراجات صرف ایک عید کی تقریب پر جمع ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ امر افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ جیسا چاہئے سعی نہیں کی جاتی۔ اس لئے میں احمدی انجمنوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں اور جہاں تک ان سے ہو سکے اس فنڈ کی فراہمی کے لئے دل و جان سے کوشش کریں اور اگر زیادہ نہیں تو کم از کم دس ہزار روپیہ تو اس تقریب پر جمع ہو جانا چاہئے۔ ہر ایک انجمن سے جس قدر رقم وصول ہو گی وہ اخبار میں انجمن کے اسموار چھاپ دینے کی کوشش کی جاویگی۔ عید فنڈ کے علاوہ **قربانی کی کھالوں کو جمع کر کے** اس کا روپیہ یہاں کے مساکین طلبار کی ضروریات کے لئے دیا جاوے ان روپوں کے لئے جو بہترین مصرف یہاں موجود ہے دوسری جگہ نہیں۔ ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے قوم کے بڑے بڑے کام ہو سکتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ وہ کون سے الفاظ ہوں جن سے قوم کے دل متاثر ہوں لیکن یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے وہ جس دل کو چاہتا ہے قومی ضرورتوں کے احساس کے لئے برگزیدہ کر لے زمانہ آئیگا جب ان ضروریات کے لئے دست سوال دراز کرنے کی حاجت نہ ہو گی اس وقت لوگ چاہیں گے کہ ان کا روپیہ کسی دینی خدمت کیلئے کام آوے مگر سلسلہ مستغنی ہو گا۔

ابھی اس وقت ہے کہ ہم اپنے مالوں سے سلسلہ کی خدمت کریں قوم کے بچوں کی تعلیم کا سوال بہت بڑا سوال ہے۔ اور اسپر ہماری آئندہ نسلوں کی ترقی کا سوال [illegible] ہے۔ اس لئے اس [illegible] کی طرف توجہ کرو۔

میں پھر ایک بار کہتا ہوں کہ عید فنڈ پر بھی توجہ اور سعی ہو۔ مسل کیا [illegible] قربانی کی کھالوں میں بھی احتیاط سے جمع کر کے ان کا روپیہ [illegible] بھیجا جاوے۔

گلدستہ اخبار

حوادث روزگار

بمبئی میں ڈاکخانہ دارری کی عمارت کے عقب میں آگ لگی جس سے غریب مزدوروں کے پچاس جھونپڑے جل کر تباہ ہو گئے ڈیڑھ ہزار آدمیوں کو بے خانماں ہونا پڑا۔ پانچ آدمی سخت جھلس گئے اور دو لاشیں ایسی برآمد ہوئیں جو جل کر کباب ہو گئی تھیں۔ (ربنا وقنا عذاب النار)

ناگپور میں ایک نیا وبائی مرض نمودار ہوا ہے اور اب تک کئی بنگالی اس کا شکار ہو چکے ہیں پہلے ٹانگیں سوج جاتی ہیں پھر ابتدا میں ہلکا بخار شروع ہو کر آخر میں سخت شدت تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور ساتھ ہی زکام اور کھانسی بھی شروع ہو جاتی ہے سانس تنگی سے آنے لگتی ہے اور آخر میں دل کی حرکت بند ہو کر مریض راہی ملک عدم ہوتا ہے یہ بھی سنا ہے کہ جو لوگ وہاں سے بھاگ گئے ہیں اس مرض کے دستبرد سے محفوظ رہے ہیں (آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟ خدا تعالیٰ کی باتیں ٹل نہیں سکتی ہیں کیا یہ الہام پورا ہوا یا نہیں کہ ایڈیٹر)

بالوکیشب چندر سین مشہور براہمو مصلح کے بیٹے نے چند ہفتے ہوئے انتقال کیا تھا ۱۴ دسمبر کو اُن کی والدہ بھی جو اپنی قوم میں نہایت عزت و احترام کی نظر سے دیکھی جاتی تھیں بمقام کلکتہ ۸۸ برس کی عمر میں راہی ملک بقا ہوئیں وفات کے وقت ان کی اولاد میں سے ۷۵ آدمی ان کے پاس موجود تھے۔

اعلان ہوا ہے کہ مرض طاعون کے نمودار ہونے کی وجہ سے جدہ کو وبا آلود بندرگاہ قرار دیا گیا ہے۔

رویٹر کی ایجنسی خبر دیتی ہے کہ ۱۶ دسمبر کو مکہ معظمہ میں ہیضہ کی ایک مہلک واردات ہوئی متوفیہ ایک حبشن تھی۔

ساحل چیاگانگ پر جوٹ میں آگ لگی کئی ہزار گٹھے جل گئے تین ہزار چائے کے بکس بھی تھے۔ ۷ لاکھ کا نقصان ہوا۔

۲۶ دسمبر ۱۹۰۷ء کو ۴ بجکر ۵ منٹ کو نوشہرہ اور پشاور میں دو خفیف حرکت زلزلہ کی ہوئی۔ یہاں قادیان میں بھی یہ زلزلہ محسوس ہوا اور راولپنڈی میں شاید جھٹکا تھا۔

۲۳ دسمبر کی صبح کو دارجیلنگ میں ایک خفیف زلزلہ چند سیکنڈ رہا۔

ہولناک ریلوے تصادم

پنجاب اخبار لکھتا ہے کہ ۱۹۰۷ء کا ہرا دن ملک ہند خصوصاً صوبہ پنجاب میں عرصہ دراز تک اُس نہایت ہولناک ریلوے تصادم کے باعث یادگار رہے گا۔ جس کے شدید اتلاف

جان کی نظیر نہ صرف اس ملک بلکہ دیگر ... حوادث میں بہت کم ملتی ہے۔ یہ المناک تصادم بڑے دن کو پانچ بجے صبح کے قریب لدھووال اور لودیانہ سٹیشنوں کے درمیان نارتھ ویسٹرن ریلوے کی دو پسنجر ٹرینوں میں واقع ہوا۔ جن میں سے ایک لاہور سے بجانب غازی آباد جارہی تھی اور دوسری ہردوار کی طرف سے پنجاب کو آرہی تھی۔ لاہور سے جانے والی ٹرین میں بہت سے طلباء اور دفاتر سرکار خصوصاً ریلوے کے ملازمین تھے۔ جو بڑے دن کی تعطیل کا زمانہ اپنے گھروں پر گزارنے کی خوشگوار امیدیں دلوں میں لئے جارہے تھے۔ چونکہ ابھی آفتاب برآمد نہ ہوا تھا۔ اس لئے دونوں ٹرینوں کے مسافروں کا بڑا حصہ خواب راحت میں تھا کہ یکایک اُن کی آنکھ ایک نہایت سخت اور زبردست جھٹکے سے ۔ جو بوجہ دو گاڑیوں کی ٹکر کے لگا تھا کھلی اور اُنھوں نے خود کو ایک ایسی خطرناک حالت میں گرفتار پایا کہ خدا دشمن سے دشمن کو بھی اس میں مبتلا نہ کرے ۔ اگر مسافر بیدار و ہوشیار ہوتے۔ تو شاید اپنے بچاؤ کی کچھ فکر کرتے۔ مگر گہری نیند سے چونکنے پر اُن کے حواس برجا نہ ہوئے اور بیسیوں بدنصیبوں کی حیرت بھی ہنوز رفع نہ ہونے پائی تھی کہ وہ یوں ہی پس پا کر رہ گئے ۔ الامان الحفیظ۔ اخبار مارننگ پوسٹ دہلی نقصان جان کا اندازہ ڈھائی سو تک لگاتا ہے۔ جس میں ۱۶ یا ۱۷ یورپین بھی شامل تھے۔ ایک انجن کا ڈرائیور اور دونوں انجنوں کے فائرمین بھی ہلاک ہوگئے۔ البتہ ایک ڈرائیور نے انجن سے کود کر اپنی جان بچالی ؏ خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

دُنیائے اسلام کی خبریں

مدینہ منورہ میں برقی روشنی کا انتظام ہوگیا ہے اور مسجد نبوی برقی لیمپوں سے بقعہ نور بن گئی ہے تمام شہر کو بھی عنقریب برقی روشنی سے منور کرنے کا انتظام ہورہا ہے ۔

سردار نصر اللہ خان نے امسال حج بیت اللہ کا ارادہ فسخ کردیا ہے ۔

اوڈہیروال ضلع جہلم کے گوردوارہ کے جلانے کے الزام میں جن مسلمانوں پر مقدمہ چل رہا تھا وہ سب بے قصور ثابت ہوئے ۔

المؤید مصر کا نامور یومیہ جریدہ مصر میں نئے سیاح کے عنوان دیکر لکھتا ہے اس سال نئے یورپین سیاحوں میں جو مصر کو آنے والے ہیں ایک صاحب پروفیسر ڈانلڈ ہیں یہ صاحب امریکہ کے مشہور کالج ہرٹفرڈ میں شامی زبانوں کے پروفیسر ہیں اور انھوں نے اسلام کے متعلق بہت سی قابل قدر کتابیں لکھی ہیں اس وقت بھی یہ پروفیسر ممدوح بہت سے کارآمد مضمون اسلامی تمدن ۔ اور دینیات اور فلسفہ الہیات کے متعلق اسلامی دائرۃ المعارف کے لئے لکھ رہے ہیں یہ صاحب موسم سرما قاہرہ میں بسر کرینگے ۔

(ایڈیٹر ۔ اسلامی انسائیکلوپیڈیا یورپین لوگوں کے قلم سے مرتب ہورہا ہے کیا مسلمانوں کے لئے یہ امر باعث شرم نہیں حمایت اسلام اور حمیت ملت کے مدعی حمایت اسلام ہی ہوں یا ندوہ ہی ذرا غور کریں)

تیراہ کے شیعہ سُنیوں میں پھر نزاع شروع ہوگیا ہے حال ہی میں ایک جنگ بھی ہوئی ہے ۔ افسوس

جس دین نے دل آکے تھے غیروں کے ملائے
اس دین میں بھائی سے اب بھائی جدا ہے

بہت سے افغان جن میں سے اکثر سردار ایوب خان کے رفقا میں سے ہیں کابل کو جارہے ہیں ۔

کراچی کے اجلاس تعلیمی کانفرنس میں یہ بھی پاس ہوا کہ وہاں مسلمانوں کے لئے ایک یتیم خانہ بھی قائم کریں گے

کانگرس کے پنڈال میں جوتم پیزار

ہندوستان کی سرگرم ملکی مجلس کانگرس کے پنڈال میں امسال جو جوتم پیزار ہوئی اس کا نظارہ ان لوگوں کے لئے قابل دید ہے جو ایسی تحریکوں کو ملک اور قوم کے لئے مفید یقین کیا کرتے ہیں اس جوتم پیزار کی بنیاد دراصل پچھلے ہی سال سے پڑ چکی تھی مگر امسال تو وہ نمونہ دکھایا گیا جو اعلیٰ تہذیب کے چہرہ پر شرمناک داغ ہے۔ اس جلسہ کے حالات ایک کانگرس کے ہمدرد نے جو لکھے ہیں وہ ناظرین الحکم کے لئے ضرور دلچسپی کا موجب ہونگے اور اس سے انہیں اندازہ ہوسکے گا کہ مذہب سے پرے جاکر انسان کس طرح خودغرضیوں کا شکار ہوتا ہے ۔

۲۶ دسمبر کانگرس کے افتتاح کا دن تھا ۲½ بجے اجلاس شروع ہوا ۔ حسب معمول اول چیرمین استقبالیہ کمیٹی نے اپنا خیر مقدم کا ایڈریس پڑھا ۔ اور جب دیوان بہادر امبالال سیکرلال (احمد آباد) اور نریل ڈاکٹر راش بہاری گوش کے باضابطہ میر مجلس کے انتخاب کی تجویز کے لئے کھڑے ہوئے اُنھوں نے مختصر تقریر کے بعد ڈاکٹر گھوش کا نام ہی لیا تھا کہ انتہا پسندوں نے **نہیں نہیں** کے نعرے بلند کئے اور پنڈال کو سر پر اٹھا لیا اس شور و غل کو ہٹانے کیلیے سرنیدرناتھ بابو اٹھے انھوں نے اپنے زور فصاحت سے اُن کو خاموش کرانا چاہا مگر جب ان کی کسی نے نہ سُنی تو مجبوراً بیٹھنا پڑا ۔ اور چیرمین کو جلسہ ختم کرنا پڑا ۔ دوسرے دن پھر اسی وقت اسی مقام سے کارروائی شروع ہوئی ۔ سرنیدرو بابو کی تائیدی تقریر کے بعد ہی ڈاکٹر راش بہاری گھوش کے پریسیڈنٹ منتخب ہونے کا اعلان چیرمین نے کیا اور ڈاکٹر راش بہاری نے اپنا ایڈریس پڑھنا شروع ہی کیا تھا کہ انتہا پسندوں کے لیڈر **مسٹر تلک** ورکر پلیٹ فارم پر آئے اور اُنھوں نے ان کی تقریر کے خلاف اپنا لیکچر شروع کردیا ہرچند ان کے خلاف آوازیں اُٹھیں اور مسٹر بنرجی ۔ سر فیروزشاہ مہتہ مسٹر ردرفورڈ اور پنڈت مدن موہن مالوی نے ان کو سمجھا کر اس حرکت سے باز رکھنا چاہا مگر انہوں نے ایک نہ سُنی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ

پنڈال دنگل گاہ بن گیا

مسٹر تلک کو پلیٹ فارم سے اُتارنے کے لئے اول والنٹیر آگے ہوئے جن کو دیکھکر انتہاپسندوں نے بھی حملہ کردیا پہلے زبانی لعن طعن ہوکر ازاں بعد اچھا خاصہ ہنگامہ برپا ہوگیا ۔ سرنیدرو بابو اور ڈاکٹر گھوش پر کرسی اور جوتا پھینکا گیا ۔ یہاں تک نوبت پہنچنے پر آخر مجبوراً انتظام کے لئے پولیس کو ہاں اس پولیس کو جس کی بُرائی مسٹر گوکھلے نے کھلم کھلا کی تھی بلانی پڑی اور اُس نے آکر ان سوراجیہ کے خواہشمندوں کو پنڈال سے باہر نکال کر اپنا قبضہ امن کی خاطر اسپر کرلیا ۔

یہ نظارہ ایسا شرمناک اور خطرناک تھا کہ اس کے تفصیلی حالات کی زیادہ ضرورت معلوم نہیں ہوتی ۔ اور اب مختصر طور پر یہ کہدینا کافی ہے کہ اس تقریب پر یہ ملکی خیرخواہوں کا مجمع دو ٹکڑے ہوگیا اور دونوں کے اغراض جدا جدا قرار پائے ایک کا نام اعتدال پسند اور دوسرے کا نام نیشنلسٹ رکھا گیا ۔ اگر اصلاح اسی طرح ہوا کرتی ہے تو اس سے بڑھکر شاید اور کوئی دشمن ملک اور قوم کے ساتھ نہیں ہوسکتی یہ نتیجہ ہے ملکی بلند پروازیوں کا اللہ رحم کرے ۔

صوبجات متحدہ کی دردناک حالت

نہایت افسوس ہے کہ صوبجات متحدہ کی حالت آئے دن قحط کی ڈراونی صورت سے ۔ افسوسناک ہوتی جاتی ہے ۔ ہزارہا شرفا ۔ اس وقت مصیبت میں گرفتار ہیں ۔ قحط زدگان نے ۔ مرتا کیا نہ کرتا پر عمل کرکے روٹی کے لئے مرنے اور مارنے تک کمر باندھ لی ہے امدادی کام میں آدمیوں کی ضلعوار تعداد یہ ہے ۔ گونڈہ ۹۰۳۹۰ ۔ بہرائچ ۔ ۲۹۱۱ ۔ بنارس ۲۲۲۱ ۔ انہیں اضلاع میں خیراتی امداد پانے والے بھی ہزاروں کی تعداد میں ہیں ۔ نرخ غلہ برابر گراں ہوتا جاتا ہے پنجاب سے امداد جاری ہے ۔ مگر اس طرح پنجاب کی حالت بھی معرض زوال میں ہے ۔ اللہ ہی بیلی ہے ۔

ہندوستان کی صوفی دنیا کا منظر

اخبار وکیل میں عبداللہ بن مسلم کا نام دیکر ایک با خبر مسلمان نے ہندوپنجاب کے مشایخ اور گدی نشینون کی حالت کا ایک نقشہ کہینچا ہے۔ جو اس قابل ہے۔ کہ الحکم کے پڑہنے والے اسے ضرور پڑہین۔ اس سے انہین معلوم ہوگا۔ کہ جب ان لوگون کی جو

قوم کا دل اور خود صاحبدل کہلاتے

ہین۔ یہ حالت ہے تو

تا بہ دیگران چہ رسید۔

مسلمانون کی اندرونی حالت کا ایسا تقیم ہونا صاف طور پر بتاتا ہے کہ مردے از غیب برون آید و کارے بکند

اور جیساکہ راقم مضمون خود اپنے مضمون کو ختم کرتے وقت کشتی امت کے نگہبان کے حضور فریاد کرتا ہے۔ فی الحقیقت اس وقت ایک **نوح** کی حاجت ہے۔ مگر افسوس ہے اہل کشتی پر کہ **نوح** تو آیا۔ اور اپنے وقت پر آیا مگر ناقدر شناس اور کفران نعمت کرنے والون نے اسے **کاذب** اور **دجال** الہا

بہر حال اس بحث کو چھوڑ کر حالت مشایخ کو دیکھنے کے لئے آؤ درد مند دل سے کر ذرا اس غمنامہ کو دیکھین جو عبداللہ بن مسلم لکھتا ہے۔ فی الحقیقت یہ سخت شرم کا مقام ہے۔ کہ وہ لوگ جو قوم کی روحانی حالت کی اصلاح کے ذمہ وار تھے۔ خود واجب الرحم حالت مین ہون عبداللہ بن مسلم نے پیر گولڑوی اور گدی نشین سیال کی تعریف کی ہے۔ مجھے اس سے بحث نہین مگر کم از کم ان بزرگون کے ان کارنامون کو بتانا چاہئے تہا۔ جو انہون نے خدمت اسلام مین کئے ہین۔ ایڈیٹر الحکم کو گولڑہ جاکر پیر صاحب کے **حجرہ** اور اس کے **متعلقہ کارخانہ** کا بڑے غور اور بصیرت کے سا تہ دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ وہ اس وقت ضرورت نہین سمجھتا کہ اس پر ریویو کرے عام طور پر وہ یہ لکہنے کی جرأت کرتا ہے کہ ان مین سے ایک بہی نہین جو **اسلام کے میدان کا مرد** ہو اور گولہ باری مین جو اسلام پر ہو رہی ہے **سینہ سپر** ہو کر اس کی حفاظت کے لئے میدان مین نکلا ہو اور مباذ کہ مخالفون کو **اسلام** کی **حقیقت وحقانیت** کے علمی اور عملی ثبوت کا **چیلنج** کرے۔ یہ فخر صرف اسی ایک وجود کو ہے جو اس شب تار مین **چودہوین کا چاند ہو کر اترا ہے۔**

اور وہی ہے جو مسیح موعود کے نام سے پکارا جاتا ہے

اب آؤ اس **منظر** کو ایک نظر دیکھہ لین۔ ایڈیٹر

غم نامہ

جناب ایڈیٹر صاحب! یہ غم نامہ ان مسلمانون کی خدمت مین پیش کیا جاتا ہے جن کا مضمون (وہ سخت ضرورت ہے) کے عنوان سے وکیل

وپیسہ اخبار مین شائع ہوا ہے جس مین ضلع آگرہ کے چند اوچہ کچرے مسلمانون کے ہندو ہونے پر علماء و مشایخ کو توجہ و غیرت دلائی گئی ہے۔ مسلمان صاحب کی حقانیت سے دل پر ایسی چوٹ لگی کہ بے اختیار یہ غم نامہ مسلمانون کی آگاہی کے لئے قلمبند کیا گیا۔ اس سے غرض یہ ہے کہ مشایخ علماء کی بیکاری ظاہر کر کے جدید تعلیم یافتہ لوگون کو حمایت دین و اشاعت اسلام کے لئے آمادہ کیا جاوے۔ ہندوؤن مین بہی جو پرانے طرز کے ساد ہو اور فقیر ہین۔ بیکار محض ہین۔ کام کرنے والے اور ہندو قومیت کو مذہبی انداز سے جمانے والے عموماً وہ بی۔ اے۔ ایم۔ اے ہین جنہون نے رنگین کپڑے پہن لئے ہین۔ اور اپنے وجود کو فقیری لباس مین ملک وملت پر قربان کر دیا ہے۔ پس ہماری خواہش ہے کہ اس نامہ کے ذریعہ سے اپنے نوجوان جدید تعلیم والون کو دینی قربانی کے لئے بلائین۔ بوڑہے باپون اور بوڑہی ماؤن سے کہین کہ اپنی اولاد کو دین کے نام پر فدا کرو۔ جس کے چار بچے ہون۔ وہ ایک قوم مذہب پر نثار کرے۔

تم سچ کہتے ہو۔ کہ اسلام کی اشاعت زیادہ تر صوفی مشایخ کے ذریعے سے ہوئی۔ ہندوستان مین سب سے زیادہ اسلامی فیض پہیلانے والے حضرت خواجہ معین الدین چشتی ہین جن کی روحانیت وحقانیت کا جہنڈا سب سے پہلے ہندوستان مین آیا۔ مگر آج ان کی اولاد کو دیکہو۔ کہ اپنے جد بزرگوار کے فرائض سے کوسون دور رہتے۔ بلکہ برعکس اعمال ظاہر کرتی ہے۔

اولاد دو قسم کی ہوتی ہے جسمانی در روحانی جسمانی اولاد کا یہ عالم ہے کہ سجادہ نشین صاحب کو شاید یہ خبر نہو گی کہ ہمارے دادو ضو کیونکر کرتے تھے؟ اشغال خاص کا تو کیا ذکر؟ بیچارے رات دن تین گاؤن کی آمدنی جلدی سے خرچ کر ڈالنے کی فکر مین مصروف رہتے ہین۔ اگر ان کو کم سے کم صرف فقراء مشایخ کی حالت درست کرنی آتی۔ تو بہت مفید کام کر سکتے تھے۔ اب رہے متولی صاحب اور خدام۔ وہ سب سے نورعلی نور ہین۔ متولی صاحب کی خانگی پیچیدگیان اور خدام کی ذاتی خواہشین اس حد تک ناگوار ہو گئی ہین۔ کہ ہندو منیجر مقرر کیا گیا ہے۔ سابق منیجر سید نثار احمد البتہ کچہہ کام کرنے والا آدمی نظر آتا تہا۔ مگر بیچارہ چند ناگفتہ بہ تغیرات سے خانہ نشین ہو گیا۔

یہ وہ خانقاہ ہے جو کعبہ ہند کہی جاتی ہے اور جو لاکہون مسلمان اور ہندوؤن کا مرکز ہے۔ مگر چہ کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔ یہ تو جسمانی اولاد کا حال ہوا۔ روحانی اولاد کو لیجئے!

حضرت خواجہ کے جانشین خواجہ قطب الدین بختیار کاکی دہلوی ہوئے ان کی درگاہ پر جائیے اور خدام کی حالت ملاحظہ فرمایئے کون کہہ سکتا ہے کہ اس بزرگ کے خادم ہین۔ جو صبر و توکل مین اعلیٰ درجہ رکہتے ہین۔ ممکن نہین کہ کوئی زائر صحیح و سالم زیارت کر سکے۔ خواجہ قطب صاحب کے جانشین حضرت بابا فرید الدین گنج شکر ہین جنکا مزار پاکپٹن مین ہے۔ خانقاہ مین گاؤن کی جاگیر سب کچہہ ہے مگر اس لئے نہین کہ مسلمانون یا فقراء کی دینی یا دنیاوی ضرورتون مین کام آئے۔ بلکہ غالباً اس لئے وقف کی گئی ہے۔ کہ سجادہ نشین صاحب بہت سے گہوڑے پالین۔ بندوقین خریدیں غریب جانورون کا روزمرہ شکار کرین۔ حضرت بابا صاحب تو جنگل کی گہاس پر گذارہ کرتے تہے اولاد جنگل کے پیارے پیارے جانورون کو فنا کر کے دل بہلاتی ہے۔ بابا صاحب کے تین خلیفہ بڑے مشہور ہوئے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی حضرت قطب جمال الدین ہانسوی۔ حضرت علاؤالدین احمد صابر کلیری۔

اول بزرگ کی درگاہ پر جائیے۔ پس وہی عالم تبرک فروشی نظر آئے گا۔ میان حسن نظامی نے کچہہ پڑہ لکہہ لیا ہے۔ تو وہ رات دن علی گڈہ پارٹی مین مستغرق ہین۔ جو کام ان کے کرنے کا تہا۔ اس سے کوسون دور ہے۔

دوسری درگاہ ہانسی مین ہے۔ سجادہ نشین عبدالحلیم صاحب سب جاگیر ہندوؤن کو عنایت فرما چکے۔ اب بیچارے خود حیران پریشان ہے۔ مسلمانون کی کیا خاک خدمت کرینگے۔

تیسرے صابر صاحب ہین ان کے جانشین دنیا جہان سے نرالی طبیعت رکہتے ہین۔ اپنے ماتحت نتائج پر اگر اثر ڈالنا چاہتے ہین۔ تو یہ کہ سب ہمارے نذر گذار بنجائین۔ اور بس۔ اتنے عظیم الشان فرض کی تکمیل مین مجبور ہین۔ کہ اسلامی خدمت کی فرصت نہین ملتی۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے نظامیہ سلسلہ کو آخر تک دیکہہ جائیے۔ اسوقت اتنی گدیان پنجاب مین ہی ہین جو بہت مشہور ہین مہاران علاقہ بہاولپور۔ تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان چاچڑان علاقہ بہاولپور۔ گولڑہ ضلع راولپنڈی۔ سیال ضلع شاہپور۔

تونسہ کا یہ عالم ہے کہ چچا بہتیجے مین صرف اسی بات پر لڑائی ہے۔ کہ مصلے پر کون بیٹہے۔ اور نماز پہلے کون پڑہے کچہریان گرمائی جاتی ہین! ور حضور قدوۃ السالکین مولانا شاہ ... ڈپٹی کمشنر صاحب اور کمشنر صاحب اور لفٹننٹ گورنر صاحب سے داد طلب کی جاتی ہے۔ اگر ان آستانون سے کچہہ فیوض ملا تو عجب نہین۔ کہ مسلمانون کو بہی کچہہ دیا جاسکے۔ چاچڑان مین ایک لاکہہ کی جاگیر ہے۔ اور محمد بخش صاحب سجادہ نشین ہین۔ یاد الٰہی مین مستغرق رہتے ہین۔ سنا ہے۔ سولہ آدمی کہانیان کہنے پر نوکر ہین۔ اس پر بہی تو ات کاٹے نہین کٹتی پیاری صورت کا قوال زادہ حسین خزانہ کا داتا ہے۔ اس کو موج آگئی تو شاید مسلمانون کا بیڑا پار ہو جائے۔

مہاران کے صاحب سجادہ محمد یوسف البتہ بہت نیک ہین۔

گولڑہ والے پیر مہر علی شاہ بہی بہت لایق بہت مفید اور بہت ہی کار آمد ہین۔ گو ایک محدود دائرہ مین چاہتے ہین۔

تاہم کچھ کرتے ہیں رہ گئے میال والے میان محمد دین صاحب سو وہ بیچارے چپ چاپ آدمی ہیں۔ پر ہیں قابل تقلید۔ کاش! اپنے سینکڑون عالم مریدین کو خانقاہون کا بھی حال سن لیجئے مراد آباد میں صابریہ سلسلہ کے صوفی بڑے لحیم شحیم پیر ہیں کہتے ہیں لاکھون روپیہ جمع ہے۔ اور ہوتا جاتا ہے مگر نہ دین کے لئے نہ دنیا کے لئے بلکہ پنیا جی خوش کرنے کیلئے۔

بریلی میں نظامیہ سلسلہ کے پیر نیض میان صاحب ہیں۔ جو حقیقت میں علوم ظاہر و باطن میں لاثانی ہیں۔ مگر نام کا اثر کبھی ظاہر ہو جاتا ہے۔ تو پیر و شکار میں اوقات بسری ہوتی ہے۔

سلون میں بھی نظامیہ خاندان کی مشہور خانقاہ ہے۔ اور دستور زمانہ کے موافق مقدمہ بازی کی بلا میں سب گرفتار ہیں۔

اورنگ آباد دکن میں نظامیون کی مشہور خانقاہ ہے ہزار ہا روپے کی جاگیر ہے۔ مگر خانقاہ میں خاک اڑتی ہے۔ مسجد میں کتے لوٹتے ہیں۔ اور غلیظ کرتے ہیں۔ خاص درگاہ کے پردون کو دیکھو تو نفرت آئیگی۔ مگر پیرزادہ صاحب کی رنڈی کی قبر پر نہایت مکلف ساز و سامان ہیں۔ اور محض اس لئے کہ رنڈی نے شاہ صاحب کی دلداری کی تھی۔ درگاہ مسجد سے کیا فائدہ اُن کو پہنچا جو ان کی خدمت کرتے۔ صرف اتنا احسان ہے کہ اس کے طفیل چند ہزار روپے سالانہ مل جاتے ہیں۔

انہی حضرت کا ذکر ہے کہ ایک بار پنجاب میں تشریف لیگئے رنڈیان ہمراہ تھیں۔ مریدون کو حکم ہوا کہ ان کی ڈولیان خود کندھون پر اُٹھاؤ۔ بیچارے عقیدت کے مارے مرید حکم بجا لائے اور پیر جی نے رنڈیون کو اپنی عظمت کا اثر دکھایا۔

جب ہمارے پیرون کو یہ عیش نصیب ہیں۔ تو ان کو کیا پروا ہے۔ کہ مسلمانون کی ڈوبتی ناؤ کا اندیشہ کرین۔ اے غریب آفت کے ستائے ہوئے مسلمانو! صبر کرو۔ خدا کے قہر کی بجلی ان بدنام کنندہ ہستیون کو عنقریب فنا کرنے والی ہے اور انکے بدلے رحمت خاص کا ظہور ہونیوالا ہے۔

خدائے برحق کو حاضر و ناظر سمجھکر اور حضور سرورکائنات کی روح کو صاحب ادراک مان کر محض سچے دل سے یہ نامہ لکھا گیا ہے۔ اگر ناحق کے حمایتی حق کا مقابلہ کرین گے۔ تو سوائے خدا کے ان کو کوئی جواب نہ دیگا۔ اس لئے بجائے اس سر دردی کے مناسب یہ ہے۔ کہ یہ مشائخ اپنے حالات کی اصلاح کرین۔ اور دیکھین کہ ان کے بزرگون نے جو دولت سینکڑون برس کی محنت سے اسلام کے خزانے میں جمع کی تھی۔ آج غیر اس کو لوٹ رہے ہیں۔ ؎

فریاد ہے اے کشتی امت کے نگہبان!
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے۔

راقم عبدالصمد بن مسلم

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے فضل اور تائید سے ایک لطیف تصنیف کے کام میں مصروف ہیں جو ۴۸ صفحہ تک پریس میں جا چکی ہے امید کی جاتی ہے۔ کہ یہ کتاب آٹھ جزو کی ہو اور بطور تتمہ لیکچر لاہور شایع ہو۔

۲۔ بزرگان ملت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے خدمت دین میں مصروف ہیں۔ فاضل امروہی نے ایک عجیب اور ضروری رسالہ ان دنون لکھا ہے۔ جس میں اس خطرناک غلطی کی اصلاح کی ہے جو بدقسمتی سے علماء سو کی مہربانی سے پھیل گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ معاذ اللہ مس شیطان سے بجز **ابن مریم** کے کوئی باقی نہیں رہا۔ یہ ایسی بیہودہ اور دل آزار غلطی ہے کہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام استبازون کی سخت توہین کی ہے۔ یہ رسالہ ۴۶ صفحہ تک چھپ گیا ہے۔

۳۔ موسم سخت خشک جا رہا ہے۔ امساک بارش کیوجہ سے قحط سالی کا نمایان اثر ہو رہا ہے۔ گرانی سے غربا تو ایک طرف متوسط الحال بھی سخت پریشان ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرماوے۔

گرانی کے ساتھ یہاں گیہون اور بھی وبال جان ہو رہی ہے **بنئے بقال** جس طرح چاہتے ہیں بیچتے ہیں۔ ضلع گورداسپور کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے بٹالہ میں قحط زدگان کی امداد کیلئے ایک جلسہ کیا اور کچھ چندہ بھی وصول فرمایا ہے۔ حکام کی اس قسم کی توجہ رعایا کے لئے تسلی اور اطمینان کا ایک ذریعہ ہوتی ہے۔

۴۔ منشی محمد **امیر خان** جو راجپورہ کی ایجنسی میں ملازم تھے اور حضرت کے ایک مخلص خادم تھے۔ بیمار ہو کر دارالامان میں آ گئے تھے۔ ۵ ؍ جنوری ۱۹۰۸ء کو انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک رشید کم گو احمدی تھا۔ الحکم جب سے جاری ہوا ہے اسی دن سے وہ اس کے خریدار تھے۔ مقبرہ بہشتی میں جگہ پائی۔ مرحوم نے ایک لڑکی اور ایک لڑکا اپنی یادگار چھوڑا ہے۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے مدارج کو ترقی دے اور ان کی بیوہ اور بچون پر اپنا فضل کرے۔ آمین

حضرات! دعا

منشی غلام رسول صاحب سب انسپکٹر باگھا پورانہ کا لڑکا غلام حیدر بعارضہ چیچک بیمار ہے۔ احباب لڑکے کی صحت کے لئے دعا فرما دیں۔

متفرق خبرین

کلکتہ میں جمعہ کے روز ایک خاص جلاس آل ہند کے قحط فنڈ کے ٹرسٹیون کا کیا چاہتے ہیں۔ یہ فنڈ ہز ہائینس مہاراجہ جے پور کی خاص فیاضی سے قایم ہے جو قریب ۴۲ لاکھ روپیہ اس فنڈ میں وقف کئے ہوئے ہیں اور دیگر صاحبان کیطرف سے بھی معقول رقم جمع ہیں۔ کمیٹی مذکور میں قرار دینگے۔ کہ اس فنڈ سے کتنی رقم قحط زدگان کی امداد میں صرف کیجائے۔ فی الحال قریب ۸۲ ہزار آدمی خیراتی کامون پر پرورش پا رہے ہیں۔

کشمیر کے پڑاؤ اوڑی سے خبر آئی ہے۔ سوموار کی رات کو برفباری ہوئی۔ اور تمام آس پاس کے پربت برفون سے سفید نظر آتے ہیں۔ اسی بارش کے بادل لاہور اور راولپنڈی میں بھی نظر آتے ہیں لیکن یہاں کی بارش بدستور خشک و خام چلی آتی ہے پیغام مذکور سے یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ رستہ کی سڑک بہت خراب اور مرمت طلب ہو رہی ہے بعض جگہہ حالت خطرناک ہے۔ اور کئی تانگے راہ چلتے ہوئے ٹوٹ گئے ہیں۔

مسٹر ایچ پی برٹ صاحب جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے نئے منیجر ہیں ولایت سے تشریف لائے ہیں اور لاہور میں اپنے عہدہ کا چارج حاصل کیا ہے آپ کی قابلیت اور نیک مزاجی کی شہرت ہے لیکن لازم ہے کہ سب سے پہلے حادثات کا انتظام کیا جائے۔ اسکی نہایت سخت ضرورت ہے۔

شملہ کے اخبار نیوز آف انڈیا پر پادری ایم سٹوارٹ نے ازالہ حیثیت عرفی کی نالش دائر کی ہے اور یہاں کے مجسٹریٹ صاحب بہادر نے ۱۰ ؍ جنوری کو پیشی قرار دی ہے۔ عرضی دعویٰ سے ظاہر ہے کہ اخبار مذکور نے ایک مضمون میں پادری صاحب کے خلاف بہت سخت باتین لکھی ہیں۔ کہ وہ اپنے ملک اور بادشاہ کے حق میں بیوفا اور دغاباز نکلے۔ یہ انپر جعلسازی کا الزام لگایا ہے اور ان کو مشہور تاریخی لعین کا ہم پلہ قرار دیا ہے۔ یہ مخالفانہ باتین اور جلسہ کی کیفیت کے سلسلے میں لکھی ہین۔ جو مسٹر کیئر ہارڈی کی شان میں کیا گیا تھا اور جسمین نہایت شورش وقوع میں آئی اور مسٹر ہارڈی صاحب نے مسئولیت سے انکار کر دیا تھا۔ پادری موصوف اخبار مذکور کے اتہامونکے متعلق عدالت سے انصاف چاہا ہے۔ اور بڑے شوق سے منتظر ہیں کہ مقدمہ کا نتیجہ کیا ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

شکریہ

منشی عبدالرشید صاحب تاجر میرٹھ نے حسب ذیل کتب مفت بک ڈپو میں صدر انجمن احمدیہ کو کتب خانہ میں عنایت فرمائی ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزا ہم تہ دل سے انکا شکریہ انجمن اور تمام احمدی جماعت کے طرف سے کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ دیگر صاحبان جنکو خدا نے ایسا موقعہ دیا ہو اسی طرح پر انجمن کی مدد کرنے سے دریغ نہ فرماوین گے۔ فہرست کتب معہ تعداد کتب حسب ذیل ہے
سرمہ چشم آریہ۔ مجموعہ الہامات و نکتہ جات محمدیہ۔ برکات الدعا۔ منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان
۴۴ ۔۔۔ ۴۴۴ ۔۔۔ ۳۴۴

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ - سیدہو ریشے دار کشمیر کی لکڑی کے بیٹڈل کاک کین اور ربڑ کے بنے ہوئے نہایت پایدار ہے قیمت ۱۲ روپیہ - کرکٹ بیٹ سیدہو ریشے دار کشمیر کی لکڑی ۲ کین ہینڈل اور ربڑ کے میچ کے لئے نہایت عمدہ ۱۲ - کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوئم کی ہو گی - ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہو گا - کرکٹ بیٹ آل کین لکڑی جیدہ مضبوط اور پائیدار پرکٹس کے لئے ۱۲ - کرکٹ بیٹ معمولی پرکٹس کے لئے -

بچوں کے کرکٹ سٹ } ۱۲-۱۳ برس کیواسطے دو سٹ ایک سٹ ٹرکس
ایک بال لکڑی کا فی بکس فی سٹ
۱۰-۱۱ سٹ ایک سٹ وکٹس ایک بال فی بکس

فٹ بال عمدہ کاؤ ہائڈ پائیدار اور مضبوط بلیڈر نہایت پایدار

بچوں کے لئے فٹ بال بلیڈر

کرکٹ بال گسٹ سون نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کے
" دھاگے کے میچ
" " پرکٹس

کرکٹ ویلس فی کاپی

المشتہر نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

سارٹیفکیٹ } السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - سال گذشتہ پرکٹس بیٹ پرکٹس کرکٹ - فٹ بال وغیرہ پہنچا ہر طرح سے قابل تعریف پایا میرے خیال میں ولایت کے سامان کا مقابلہ کرتا ہے - اور قیمت میں اس سے بہت کم میں اس کو کم خرچ بالا نشین کا مصداق پاتا ہوں - نیاز مند حاکم علی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سجانپور ٹیرہ ضلع کانگڑہ ۱۵/۱۰/۰۷

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً ۲۵ من سیر پختہ ہوتا ہے قیمت

آپ خود انصاف کریں

کہ کون سی بات بہتر ہے؟ تجربہ کرنا یا کلکتہ کے ایک مشہور طبیب کے تجربہ سے فائدہ حاصل کرنا تجربہ نئی بات کو معلوم کرنے کو کہتے ہیں جو چیز جیسی ظاہر کی جائے ویسی ہی ثابت بھی ہونی چاہیئے اور آپ کے ذاتی تجربہ میں اگر وہ مفید یا ایسی ثابت نہ ہو جیسی کہ ظاہر کی جاتی ہے تو ضرور مشکوک ہو گی ایک اجنبی شخص کا تعریف کرنا تسلی بخش ثبوت نہیں ہوتا اس لئے اپنے ملک اور وطن کے لوگوں کی پسندیدگی ہی ڈوون کی درد پشت اور گردے کی گولیوں (ڈوونس بیک ایک کڈنی پلس) کی ہر بوتل کے لئے بڑی سفارش ہے یہ بیان پڑھیئے - ڈاکٹر اے - ٹی - رائے - ایل - ایم - ایس طبیبوں اور جراحوں کے مدرسہ کے علم نباتات اور امراض چشم کے معلم (ایسٹ اینڈ میڈیکل ہال ۱-۱۵۳ باؤ بازار اسٹریٹ کے طبیب) لکھتے ہیں میں نے ڈوون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈوونس بیک ایک کڈنی پلس) درد پشت میں اور خاص کر مستورات کی بیماریوں میں جہاں کہ درد پشت بھی موجود تھا استعمال کرائی ہیں اور اُن کو میں نے بہت مفید پایا ہے مستورات کی بہت سی بیماریاں گردوں اور پیشاب کے اعضاء کے خراب ہو جانے سے ہوتی ہیں اور ایسی حالت میں یہ گولیاں بہت جلد شفا دیتی ہیں - ڈوون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈوونس بیک ایک کڈنی پلس) گردوں کے لئے مجرب دوا ہیں اور گردوں کو زہریلے مادوں کے نکالنے میں بے انتہا مدد کرتی ہیں جن کی وجہ سے مردوں اور عورتوں کو بجوڑوں - پٹھوں کے امراض درد پشت - وجع مفاصل اور پیشاب کی شکایت ہوتی ہیں - خون صاف کرنے میں بھی مدد دیتی ہیں - تمام دوا فروشوں کی دوکانوں پر یا براہ راست ڈوون کی ادویہ پوسٹ آفس باکس نمبر ۲ بمبئی کے پتہ سے ملتی ہیں قیمت فی شیشی دو روپیہ یا چھ شیشیوں کے ۱۰ اگر آپ اپنی فرمایش کے ساتھ اس اشتہار کو معہ نام اخبار جس میں یہ چھپا تھا بھیجینگے تو آپ کی فرمایش کی تعمیل بغیر ویلیو پی ایبل خرچ لینے کے کی جائے گی -

ڈوون کا مرہم (ڈوونس اینٹ منٹ) ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کی خارش کیوں نہ ہو فوراً گم ہو جاتی ہے اور اکثر وقت تو ایک ہی ڈبیا جیسا جن بواسیر (باہر نکلی ہوئی یا خونی) سرخ باد - کھرجوا - کیڑے - چنبل - داد - اور جلد کی سب طرح کی سوزش - نمکین - ننبور اور خارش وغیرہ کو بہت بگڑی حالت میں بھی شفا بخشنے کے لئے کافی پائی گئی ہے - تمام دوکانداروں کے پاس - قیمت دو روپیہ فی ڈبیا -

لاکھوں روپیہ کمانے کا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کے علاوہ لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے

ہیں تو حکیم نور محمد پروپرائیٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کے ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگا کر فروخت کریں جس کے کمیشن و منافع سے آپ مالا مال ہو سکتے ہیں - اس تریاق بے نظیر و سریع الاثر - مجرب المجرب کی خاصیت ہے کہ بفضلہ تعالیٰ بطور حفظ ما تقدم استعمال کرنے سے طاعون و جملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے اور اگر مبتلائے طاعون کے کانوں میں بخار شروع ہوتے ہی اس کے چند قطرات ٹپکائے جائیں اور گھی میں ملا کر بدن پر مالش کیجائے تو سر درد و بخار چند منٹ میں دور اور سرسام و گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام جسم میں جلد صحت و سرور حاصل ہو گا - تمام مریضوں بالخصوص بچوں اور اُن کے لئے جن کو بے ہوشی یا بندش گلو کے باعث دوا حلق سے اُترنا محال ہو جاتا ہے یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے تعمیم افادہ کے لئے بشرط حلفی اقرار عدم اشاعت راز ادائے فیس اس کا تیار کرنا بھی سکھا دیا جاتا ہے - قیمت فی شیشی دو روپیہ مگر اُن اشخاص سے جو ایجنٹ ہو کے یا سیکھنے کے ارادہ سے بغرض تجربہ منگائیں نصف قیمت (نوٹ) جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں نمونہ اخبار زر اُجرت سے مطلع فرمائیں -

المشتہر
فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون
مقام موکل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل رہ سماد کھا رہی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگاؤ بھلا اس میں کچھ بھی دھوکا ہے - قوائے متناسل کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت کی ہے ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کے لئے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جسکے چندی استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاء اللہ تعالیٰ فوراً دفع ہونگے اور ہر قسم کی باہیہ شکایت کے لئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھ ماریں کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول نمونہ مفت منگائیے پھر پسند ہو طلب فرمائیں قیمت فی بکس ایک روپیہ

طلا طلسمی - پیرانہ سال کے آثار اور جوانی کی بے اعتدالیاں اور غلط کاریوں سے جو مرض لاحق ہوتے ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتے ہیں وہ ہمارے اس طلا طلسمی سے فایدہ اُٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ اُس کو مفید پائیں گے منگوانے سے پہلے

فہرست کتب موجودہ دفتر الحکم

ست بچن ۱۰؍ ۔ آریہ دھرم ۔ آریہ مذہب کی حقیقت کو حضرت حجۃ اللہ نے طشت از بام کردیا ہے خصوصیت کیساتھ جواب دیا ہے جو وہ اسلام پر کرتے ہیں قیمت ۴؍ نماز پر تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط حضرت مسیح موعود نے نماز کے اسرار پر لطیف تقریر فرمائی ہے اور وحدت وجود کے اعتقادات کا لاجواب رد کیا ہے یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے قیمت ۲؍ ۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب قیمت ۲؍ نور القرآن حصہ دوم ۔ عیسائیوں کا عجیب رد قیمت ۴؍ فیصلہ آسمانی قیمت ۲؍ ایڈیٹر الحکم کی تالیفات ۔ تفسیر القرآن پارہ اول ۔ یہ تفسیر قوم اور بزرگان قوم نے غیر معمولی طور پر پسند فرمائی ہے قیمت فی پارہ (عہ) سلک مروارید حصہ اول رسلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو مستورات کی اصلاح کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے موافق ناول کے طور پر لکھا ہے قیمت ۴؍ حصہ دوم ۴؍ حضرت اقدس کی پرانی تحریریں ۲؍ ۔ برہان الحق قیمت ۳؍ ۔ محامد المسیح قیمت ۳؍ خطبات کریمیہ قیمت ۴؍ تفسیر سورہ تبت قیمت ۳؍ ۔ نمونہ قرآن مجید ۲؍

المشتہر

مینجر اخبار الحکم قادیان ضلع گورداسپور

حقیقت نماز شائع ہو گئی

کتاب حقیقت نماز جس میں خدا کے فضل سے نماز کی حقیقت کو بڑی تفصیل سے لکھا گیا ہے ۔ شائع ہو چکی ہے اس کتاب کا پڑھنا ہر ایک پر ضروری ہے نماز کے کل مسائل کو بڑی وضاحت سے بیان کرنے کے علاوہ حضرت اقدس کے کل دعاوی پر ضمناً بحث کی ہے اور جیسا کہ اس سے قبل ایک مکمل فہرست الحکم مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۷ء میں بطور ضمیمہ شائع کر چکا ہوں آخری پارے کی چند سورتوں کی تفسیر بھی درج کی گئی ہے کتاب کی قیمت بلحاظ اس کی خوبیوں کے کم ہے یعنی معہ محصولڈاک عہ اور علاوہ محصول صرف ایک روپیہ درخواست ذیل کے پتہ پر آنی چاہیے ۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان دارالامان

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا